مسئلہ

امکان کذب

اور دیوبندیوں کی چالبازیاں

مشتاق رضوی اورنگ آبادی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

مسئلہ امکان کذب

اور دیوبندیوں کی چالبازیاں

مشتاق رضوی اورنگ آبادی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نــــــــــــــام:

مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں

از قـــــلـــــم:

مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی

سَنہ اشـــــاعت: رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

APRIL 2023

صـــفحات: 110

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 4
خلف وعید حقیقی: 8
خلف صوری: 10
مغفرت مشرکین کا تحت قدرت ہونا کذب پر قدرت ہونا نہیں 13
دونوں کی مثال: 13
تفرادات حجت نہیں دیوبندی حوالہ جات 15
کیا ساجد اور دیوبندی پارٹی کو یہ تسلیم ہے ؟؟ 18
برسبیل تنزل۔۔۔ حضرت خلف وعید کے قائل ہے 21
جھوٹے کا حافظہ کمزور 23
ساجد امام رازی کے فتوی کی زد میں 27
تو کوئی بتائے کہ ہم کیا بتائے 35
مدعی لاکھ پر بھاری گواہی تیری 36
جھوٹے کا حافظہ کمزور 36
اب قارئیں لطف اندوز ہو 37
ہنسنا منع ہے 38

ساجد کی تاویل کے بطلان پر دوسری دلیل 43
جو ساجد ظاہر الفظ کے پیچھے چھپنا چاہتا ہے ؟ 44
اسمعیل دہلوی صاحب کذب حقیقی کے قائل تھے 44
اسمعیل صاحب کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ 45
ساجد کے عقیدہ وقوع کذب پر اس کی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت سے
دوسری دلیل 47
ہم اگے بڑھتے ہے 52
ہاں تو پردہ اٹھ گیا 56
ساجد عنوان بندھتا ہے پس جھوٹ بولتے ہیں خلاف واقع کو 56
عبدالحکیم شرف قادری صاحب یہ بھی لکھتے ہیں 58
مسئلہ امکان کذب کا سادہ سا مفوہم یہ ہے کہ 65
دیوبندیوں کے استاذ بھی ساجد کے اصول سے وقوع کذب کے قائل نکلے 76
دیکھا آسمان پر تھونکنے کا انجام 78
گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے 80
کیا اسی کا نام دیانت ہے ؟ کیا یہ ہی خدا خوفی ہے ؟ 81
لو اپنے دام میں صیاد آگیا؟ 82

مسلم الثبوت کی عبارت سے حاصل ہونے والے فوائد 92
خود ساجد کو بھی یہ بات تسلیم ہے۔ 95
مذکورہ بالا عبارت کے فوائد 96
ہماری اردو کتابیں: 97

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ عرصہ قبل مجاہد اہل سنت علامہ شمیم صاحب قبلہ نے ایک مضمون "اللہ تعالی نے قرآن کریم میں جھوٹ بولا ساجد خان دیوبندی کا کفریہ عقیدہ" عنوان سے تحریر فرمایا جو مجلہ کلمہ حق (پاکستان) شمارہ نمبر 14 ڈسمبر 2019 ربیع آخر 1441 میں شائع ہوا جس میں علامہ شمیم عباس صاحب قبلہ نے دیوبندی کی نقاب کشائی کرتے ہوئے۔ساجد دیوبندی کی کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت سے ثابت فرمایا کہ دیوبندیت خداتعالی کے وقوع کذب کے بھی قائل ہے اور ان کا اس گندے عقیدہ سے انکار بطور تقیہ ہے جیسے ہی یہ مضون منظر عام پر آیا ساجد جیسے تھانوی کے حصہ میں آنے والے احمق کو بھی سمجھ آگیا کہ علامہ شمیم صاحب نے جس واضح انداز میں مجھے بیچ چوراہے پر ننگا کیا ہے اس سے تو ان بے وقوفوں و سادہ لوح عوام کو بھی اس کی اور دیوبندیت کی حقیقت سمجھ آجائے گی جن کے سامنے ایران توران، کئی کا اینٹ کئی کا روڑا کر کے میں اُن کی نظر میں بڑی مشکل سے علامہ و فہما بنا ہوں اور اس طرح تو میری (ساجد) کی دوکان بند ہوجائے گی پھر اُن نذرانے کا کیا ہوگا جن کی بدولت مجھے مرغ مسلم نصیب ہوا تھا اگر ایسا ہوتا ہے تو پھر سے مجھے وہی بکرے کے کپورے جسے قصاب حضرات کچرے کے ڈبے میں پھینک دیتے تھے اور وہ ہی آوارہ زاغ معروفہ پر گذر بسر کرنا

ہو گا۔

لہذا طیش میں آکر علامہ شمیم عباس رضوی صاحب کے علمی مضمون کا نام نہاد جواب الجواب کے نام پر صرف ایک گالی نامہ جس میں اپنی مادری زبان کا خوب اظہار کیا بلکہ اپنی پرورش کس ماحول میں ہوئی اس کا بھی پتہ دیا اور شدید غصہ میں اسے یہ بھی سمجھ نا ایا کہ میں اپنا کفر چھپانے رسالہ لکھ رہا ہو یا مزید اپنے کفر پر رجسٹری مقصود ہے، ان شاء اللہ ہم اپنے مقام پر یہ ثابت کرے گے اپنا کفر چھپانے کے نام پر دیوبندیوں کا خود ساختہ بزیم خویش علامہ جسے مناظر بھی ہونے کا شدید خدشہ لاحق ہوا ہے (یہ الگ بات ہے کہ علامہ شمیم رضوی صاحب قبلہ حفظ اللہ کی زبردست علمی گرفت سے خوف زادہ ہو کر ساجد نے مذکورہ بالا گالی نامہ فرضی نام سے شائع کیا) نے کس طرح اپنے کفر پر مہر ثبت کی ہے۔

جواب گالی نامہ سے قبل چند بنیادی باتیں عرض گذار کر دو تاکہ نہ صرف اس گالی نامہ کی مغالطوں پر بلکہ تمام دیوبندی پارٹی کی جلسازی و فراڈ بازی سے ہمیشہ کے لئے پردہ اُٹھ جائے اور عام قارئین پر دیوبندیوں کے مکرو فریب جس سے اس رسالہ میں بھرپور طریقہ سے کام کیا گیا ہے واضح سے واضح تر ہو جاے۔

ا۔۔۔ایک ہوتا ہے خلف وعید حقیقی

۲۔۔ایک ہوتا ہے خلف وعید صوری

۳۔۔۔ایک ہوتا ہے اللہ تعالی کی دی ہوئی خبر کے خلاف قدرت

۴۔۔ایک ہوتا ہے کذب پر قدرت

یہ چاروں موضوع جدا جدا ہے لیکن دیوبندی ان چاروں کو ہمیشہ خلط ملط کرتے ہیں تاکہ وہ غیر جانبدار جو حق کا متلاشی ہے اسے کنفیوز اور تھانوی کے حصہ میں آنے والے بے وقوفوں کو مزید بے وقوف بنایا جاسکے اور یہ مغالطہ ہی ان کا ہتھیار ہے جسے مذکورہ بالا رسالہ میں حق کا خون کرنے کے کئے بڑی بے دردی وسفاکی کی استعمال کیا گیا ہے۔

خلف وعید حقیقی:

خلف کہتے ہے اپنی بات کے خلاف کرنے کو، وعید کہتے سزا دینے کے وعدہ کو لہذا خلف وعید کا معنی بنا "سزا کے وعدہ کے خلاف کرنا" جوکہ بات بدلنے کو مستلزم ہے اور بات بدلنا کذب کو مستلزم

ساجد نے بھی اپنی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت میں شرح مقاصد سے ایک حوالہ نقل کیا ہے "بعض لوگوں نے کہا وعید خلافی کرم ہے (یعنی اپنی دھمکی کے خلاف کرنا) تو اللہ تعالی کی طرف سے جائز ہے اور محققین اس کے خلاف ہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔حلانکہ یہ بات کو بدلنا ہے اور اللہ تعالی فرما چکے کہ (میرے یہاں بات نہیں بدلتی) شرح مقاصد دافع۔۔۔279

ایک اور دیوبندی مولانا مجیب اللہ گونڈی (استاذ درالعلوم دیوبند) اپنی کتاب، بیان الفوائد فی حل شرح القائد حصہ دوم ص 126 پر اشاعرہ کا متعزلہ کو دیا گیا جواب تحریر کرتا ہوئے لکھتا ہے "کیونکہ وعدہ خلافی تو مذموم اور نہ پسندیدہ ہے مگر وعید خلافی مذموم نہیں بلکہ اعلی درجہ کا کرم ہے، جیسے کوئی حاکم کسی کو قتل کی دھمکی دے پھر اس کو معاف کردے تو اس وعید خلافی کو مذموم نہیں بلکہ حاکم کا کرم سمجھا جاتا ہے۔ مگر محققین ماتریدیہ اس کے خلاف ہیں (یہ مولوی گونذی کا تبصرہ ہے) اور کیسے خلاف نہ ہو جبکہ اس سے اپنی بات کو بدلنا لازم آتا ہے حالانکہ اللہ تعالی صاف صاف فرما چکے "مایبدل القول لدی" میرے یہاں بات نہیں بدلتی یعنی جو کہے دیا وہ پورا کرتا ہوں۔

تیسری دلیل۔۔۔۔خود ساجد نے اپنے نئے گالی نامہ خنجر رضا۔۔۔الخ کے ص 4 پر توضیح البیان کے حوالے سے امام رازی علیہ رحمہ کا قول نقل کیا "خلف وعید کو جائز رکھنا کذب کو جائز رکھنا ہے" (مفاتیح الغیب التفسیر الکبیر)

اس کا بھی حاصل وہ ہی ہے کہ خلف وعید کذب الہی کو مستلزم لہذا ثابت ہوا خلف وعید حقیقی، کذب کو مستلزم ہے اور الحمدللہ یہ ثابت کرنے کے لئے ہم نے فریق مخالف کے گھر کے بھی حوالاجات دئے ہے ساجد کی نام نہاد دفاع۔۔۔میں تو ایک جملہ کمال کا ہے۔اور محققین اس کے خلاف ہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ یہ بات کو بدلنا ہے اور اللہ تعالی فرما چکے میرے یہاں بات نہیں بدلتی،

تو ہمیں کہنے دیجئے کہ خلف وعید حقیقی کذب کو مستلزم ہے یہ محققین کا بھی مذہب ہے اور جانے انجانے میں اس کی تائید دیوبندیوں کے کذاب اعظم نام نہاد خود ساختہ مناظر ساجد نے بھی کر دی ہے۔

خلف صوری:

یہ صور تاً خلف ہوتا ہے جیسا کہ نام ہی سے ظاہر یعنی کے دیکھنے میں اپنی بات کے خلاف ہو نا نہ کہ حقیقت میں لہذا خلف صوری کذب کو مستلزم نہیں کیونکہ وہ در حقیقت کذب ہی نہیں

مثال :فرمان الہی ہے ومن قتل مومنًا متعمدًا فجرآءہ جهنمہ خالدا فیھاالنساء 94 ترجمہ اور کوئی قتل کرے مسلمان کو جان بوجھ کر تو اس کی سزا جہنم ہے، پڑارے گا اس میں ہمیشہ

اب اگر اللہ تعالی اس قاتل کو معاف کر کے جنت دے دے تو خلف لازم ہو گا جس سے کذب لازم آئے گا لیکن در حقیقت وہ خلف ، خلف صوری ہے لہذا کذب لازم آنا باطل ہوا، وجہ اس کی دیگر آیات ربانی ہیں جیسے کلام الہی میں دیگر نصوص ایسی بھی ہے جو شرک کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی پر عموم کے ساتھ دلالت کرتی ہیں مثلاً ولعیف عن کثیرو یغفر مادون ذلك۔ ان ربك لذ و مغفرة للناس علی ظلمهم۔ ان الله یغفر الذنوب جمیعا۔۔لہذا ان اہات میں تطبیق سے یہ نتیجہ نکلا

کہ وہ گنہ گار جس کی مغفرت اللہ تعالی کی مشیت میں ہوگی اگر چہ وہ مرتکیب کبیرہ ہو جو بلا توبہ مر گیا ہو وعید والی ایات کے عموم سے مستثنی ہو گا اور وہ نصوص عام مخصوص منہ البعض کے قبیل سے ہوئی۔ اسے ہی خلف وعید صوری کہا گیا ہے

نوٹ۔۔۔۔ مرتکب گناہ کبیرہ جو بے توبہ مر جائے کو بخشا جانا اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے اس میں جو اختلاف ہوا وہ بس اس کے عنوان کو لیکر ہے کہ اسے خلف وعید کہا جائے گا یا نہیں۔ بعض اشاعرہ اس پر خلف وعید کے اطلاق کے قائل ہے اور جمہور اہل سنت و محققین اس موضوع پر اطلاق خلف وعید کے منکر

اپنے دعوی کے دلیل میں ہم محقق مدقق علامہ حلبی کا قول پیش کرتے ہے آپ حلیہ المحلیٔ شرح منیۃ المصلی میں فرماتے ہے ""یعنی جب معلوم ہو گیا کہ جواز خلف سے صرف اس قدر مراد ہے، نہ کہ وہ معاذ اللہ امکان کذب کو راہ دے کہ کذب و تبدیلی تو یقینا اللہ تعالی پر مستحیل، تو مناسب یہی ہے کہ وعدہ یا وعید کسی میں جواز خلف کا لفظ نہ بولیں کہ اس سے کسی کو اس معنی محال کا وہم نہ گزرے"

یہاں پر محقق علامہ حلبی نے گناہ کبیرہ کی بخشیش پر خلف وعید کا اطلاق کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے خلف وعید حقیقی کے معنی کا وہم ہو گا جو کذب کو مستلزم ہے اور کذب محال ہے۔

لہذا یہاں سے بھی ثابت ہوا کہ اہل سنت میں جو اختلافی مسئلہ ہے وہ در حقیقت

لفظ کے اطلاق کو لیکر ہے اور قائلین اطلاق خلف وعید، حقیقی خلف وعید کے قائل نہیں بلکہ خلف صوری کے قائل ہے۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں امام ابو عمرو بن العلاء کی جانب سے متعزلہ کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

میرے نزدیک امام یہ جواب دے سکتے تھے کہ اعتراض تو جب لازم آئے کہ وعید یقینی بلا شرط ہو اور میرے مذہب میں تو سب وعیدیں عدم عفو سے مشروط ہے تو خلف وعید سے کلام الٰہی میں کذب کہاں سے لازم آیا"""

جلد 7 ص 197 تحت آیۃ اللہ لا یخلف المیعاد

دوسری جگہ یہ ہی امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں """یعنی جب خلف اللہ تعالی پر جائز رکھا جائے تو بے شک کذب الٰہی کو جائز ماننا ہوگا اور یہ سخت خطا ہے بلکہ قریب ہے کہ کفر ہو جائے """ (مفاتیح الغیب التفسیر الکبیر)

اسی حوالہ کو ساجد نے اپنے گالی نامہ خنجر رضا۔۔۔ کے ص 4 پر توضیح البیان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ امام فخر والدین رازی ایک جگہ خلف وعید کو جائز ماننا کذب کو جائز ماننا بتا کر اس کے قائل پر لزوم کفر بتا رہے ہیں اور دوسری جگہ مجوزین خلف وعید کی طرف سے جواب دیتے ہوئے خلف وعید سے کذب کا لازم نہ آنا بتا رہے ہے یہ

بظاہر متضاد ہونے کے مجوزین پر لزوم کفر کا قول کرنا بھی معلوم پڑتا ہے لیکن در حقیقت ایسا نہیں حضرت کے دونوں قول میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ جہاں کذب کو مستلزم کہا وہ خُلف حقیقی ہے اور جہاں کذب کے لازم آنے کا انکار کیا وہ خُلف صوری ہے۔

مغفرت مشرکین کا تحت قدرت ہونا کذب پر قدرت ہونا نہیں

ایک ہوتا ہے مخبر بہ کا تحت قدرت ہونا

ایک ہوتا ہے خلاف واقع بات کی خبر دینے یا اس کا تحت قدرت ہونا

پہلی بات کذب نہیں دوسری کذب ہے جیسے کہ۔۔۔۔اللہ تعالی نے مشرکین کو نہ بخشنے کی خبر دی اس کے خلاف یعنی بخشنا بھی تحت قدرت ہے تو بخشنے کی قدرت مخبر بہ کے خلاف پر قدرت ہوئی جو کذب کی تعریف پر صادق نہیں آتی۔۔۔۔۔۔۔ساجد خود اپنی بد زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہلسنت 271 پر کذب کے تعریف نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے خلاف واقع بات کرنا کذب ہے مفوہم

نہ کے خبر کے خلاف پر قدرت کذب ہے اور مغفرت مشرکین والا معاملہ خلاف واقع بات کرنا نہیں بلکہ جو خبر دی اس کے خلاف قدرت

ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔

دونوں کی مثال:

ا۔۔۔مخبر بہ کے خلاف قدرت۔۔۔۔۔اللہ تعالی نے مشرک کو نہ بخشنے کی خبر دی

اس کے خلاف قدرت بھی رکھتا ہے۔

۲۔۔۔۔اللہ تعالی ازل سے جانتا ہے کہ وہ مشرک کو نہیں بخشے گا اب اگر وہ اس کے خلاف خبر دے سکتا ہے تو یہ ہوگی خلاف واقع بات کی خبر دینا اور یہ ہی کذب پر قدرت ہے جو تحت قدرت داخل نہیں۔

ا۔۔۔۔زید ہند میں ہے لیکن اس نے عمر کو اپنے پاکستان میں ہونے کی خبر دی لہذا اس نے حقیقت کے خلاف یعنی کے خلاف واقع بات کی اور یہ کذب ہے۔

۲۔۔۔۔زید نے کہا میں پاکستان او گا۔نہ گیا تو یہ کذب ہوگا نہ کے نہ جانے کی قدرت کو کذب کہا جاے گا۔

اس مثال میں پہلا کذب اور دوسرا خبر کے خلاف قدرت ہے جیسے دیوبندیوں نے سادح لو عوام کو مغالطہ دینے کے لئے کذب پر قدرت کے عنوان سے پیش کر دیا ہے۔

نوٹ:اگر کسی عالم نے تسامح کے بنا پر مخبر بہ کا خلاف قدرت کو کذب لکھ دیا ہے تو وہ تفردات میں سے ہے اور تفردات کا حجت نہ ہونا خود دیوبندیوں کو بھی تسلیم تو پھر کس منہ سے یہ فراڈ پارٹی اپنے گندے عقیدہ کو ان تفرادت میں چھپانے کی ناکام کوشیش کرتی ہیں؟

تفرادات حجت نہیں دیوبندی حوالہ جات

۱)نقوش و تاثرات ص 344 از اشرف علی تھانوی

اگر کسی سے لغزش ہو گئی ہو تو جمہور کا قول متعبر ہو گا اور تفرد کے قول کو مول کہے گے یا باطل

۲)مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین ص 163 مصنف مولانا محمد نافع

علماء کے تفرادات پر اعتماد نہیں کیا جاتا بلکہ وہ متروک ہوتے ہیں

خبر کے خلاف قدرت کا کذب پر قدرت نا ہونا خود دیوبندیوں کو بھی تسلیم

حوالاجات ملاحظہ کرے

ا۔۔۔المہند علی المفند ص 64 جواب ۲۵ کے تحت ہے

پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور (خبر کے خلاف) کا تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب دیوبندی موقف بتاتے ہوئے خلیل صاحب لکھتے ہے اگر وعدہ و خبر و غیرہ کا خلاف تحت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے۔۔الخ

جب مغفرت مشرکین کا مقدور ہونا ہی کذب پر مقدور ہونا یا اس کو مستلزم ہے تو اس اعتراض کے جواب میں اگر مگر کہنا کا کیا مطلب ؟؟؟

لہذا ثابت ہوا کہ خلیل صاحب کے نزدیک خلاف خبر مقدور ہونا کذب کو مستلزم نہیں

۲)سرفراز صفدر صاحب "تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین کے ص ۱۳۹ پر لکھتے ہیں

اللہ تعالی نے اپنے کلام میں جو کچھ فرمایا ہے اس کے خلاف وہ ہرگز نہیں کرے گا کیونکہ وہ سچا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اگر وہ اس کے خلاف کرنا چاہئے تو اُس کی بھی قدرت ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس مسئلہ کو اہل حق خلف وعید اور امکان کذب سے تعبیر کرتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ امکان کذب سے اصل کذب کا امکان نہیں بلکہ صورت کذب مراد ہے

حاصل کلام۔۔۔۔سرفراز صفدر صاحب کے نزدیک بھی خبر کے خلاف قدرت کذب کو مستلزم نہیں

۳)خالد مانچسٹروی صاحب لکھتے ہے

لیکن کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ابو جہل کو بخش دے؟ وہ یقینا اس پر قادر ہے گو وہ ایسا کرے گا نہیں کیونکہ وہ اس کا فیصلہ فرما چکا ہے اب اس کے خلاف نہ ہو گا اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خدا تعالی اس عدمی چیز پر جو کبھی وجود میں نہ اے گی قادر ہے تو اسے کھینچ کر امکان کذب کی طرف لے جانا اچھی نیت پر مبنی نہیں

(مطالعہ بریلویت جلد ا ص ۳۲۶)

لہذا جب خبر کے خلاف قدرت کا مستلزم کذب نہ ہونا خود دیوبندیوں کو بھی تسلیم تو پھر یہ مغالطہ باز پارٹی امکان کذب کی دلیل میں خلاف خبر کا مقدور ہونا کیسے پیش کر سکتے ہیں ؟؟ بلکہ بقول خالد مانچسٹروی صاحب یہ دیوبندیوں کی بری نیت ہونے کی علامت ہے۔

لیکن چونکہ ان کے ہاتھ اس مسئلہ میں بھی دلائل سے خالی ہے اس لئے اپنی کتب کے صفحات ایران توران کرتے ہوئے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کرتے رہتے ہیں تاکہ تھانوی صاحب کے حصہ میں آنے والے احمقوں کو یہ دلاسہ رہے کہ ہمارے علماء بھی بڑے توپ ہیں۔

۲۔۔۔

اگر مخبر بہ کے خلاف قدرت ہی امکان کذب ہے تو لازم آیا کہ دیوبندی امکان جہل کے بھی قائل ہیں

کیونکہ خبر الٰہی مثل علم الٰہی ہے ، آسان انداز میں اللہ تعالی نے ہمیں جو خبر دی وہ اپنے علم سے دی ، اگر خبر کے خلاف قدرت امکان کذب کو مستلزم ٹھہری تو علم کے خلاف قدرت جہل کو مستلزم قرار پائے گی لہذا دیوبندی اصول سے خدا کا جہل بھی ممکن ہو گا۔

کیا ساجد اور دیوبندی پارٹی کو یہ تسلیم ہے ؟؟

ہاں تو عقائد اسلام ص ۲۷ پر ادریس کاندھلوی صاحب لکھتے ہے صفات ذاتیہ ان صفات کو کہتے ہیں کہ ذات ان کی ضد کے ساتھ موصوف نہ ہو سکے جیسے علم وقدرت ادریس صاحب نے علم کو صفت ذاتیہ بتایا ہے اور صفت ذاتیہ اس صفت کو کہتے ہیں جو ضد سے موصوف نہیں ہو سکتی اور علم کی ضد جہل ہونا بدیہات میں سے ہے لہذا لازم ایا کہ ادریس صاحب کے نزدیک خدا تعالی کا جہل ممکن ہی نہیں۔ تو اس کا کیا جواب ؟؟

اور ناں کہوں تو وجہ فرق بیان کرو کہ علم کے خلاف قدرت امکان جہل کو لازم نہیں ،پر خبر کے خلاف قدرت کذب کو لازم ؟

جبکہ علم اور خبر میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

اب جبکہ قارئین کو خلف وعید حقیقی و صوری ،مخبر بہ کا خلاف قدرت ہونا اور کذب پر قدرت ہونے کا فرق سمجھ آ گیا تو اب ہم چلتے ہیں ساجد کے برائے نام جواب دراصل گالی نامہ وکفر کی اقراری ڈگری کے جواب کی طرف

ساجد نے امکان کذب پر بحث کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ دعوی کیا کہ اہل سنت و جماعت امکان کذب کے قائل ہے

وہ لکھتا ہے عقیدہ علماء بریلویہ کا یہ ہے اللہ تعالی نعوذ باللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور

بولتا ہے

نوٹ: اس نے جھوٹ بول سکتا ہے کہ ساتھ نعوذ باللہ لکھا جس کا مطلب ہوا کہ وہ ایسے عقیدہ سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتا ہے یعنی کے بقول ساجد خدا جھوٹ بول سکتا ہے یہ عقیدہ نہ ساجد کا ہے نہ علماء دیوبند کا ان شاء اللہ اگے ہم نہ صرف علماء دیوبند سے بلکہ ساجد نسبندی سے بھی یہ عقیدہ پیش کرے گے یہاں تو مقصود ہم پر لگائے گئے الزام پر بحث کرنا ہے۔

ساجد نے اپنا دعوی بریلوی امکان کذب و وقوع کذب کے قائل ہے کو ثابت کرنے کے لئے سب سے پہلے امام فخر الدین رازی علیہ رحمہ کی

ایک عبارت پیش کی جس میں حضرت فرماتے ہیں،، خلف وعید کو جائز رکھنا کذب کو جائز رکھنا ہے اور جس نے اللہ تعالی پر کذب جائز رکھا اس نے کفر کے قریب قول کیا،، خنجر رضا۔۔ص 4

اس کے بعد اس نے علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی توضیح البیان کی ایک عبارت پیش کی "آیات وعید اصرار عدم توبہ یا عدم عفو یا مشیت کے ساتھ عنداللہ مقیّد ہے، یعنی جس آیات میں گنہگار کو ضرور عذاب دوگا اگر معاف کر دوں یا اگر چاہوں تو یا اگر وہ توبہ نہ کرے مصعیت پر مصر رہے پس اب اگر اس کو معاف کر کے عذاب نہ دے تو" اس کے خلاف لازم نہیں آیا" البتہ ظاہری و صوری طور پر کذب کہا گیا ہے "

اس کے بعد وہ تبصرہ کرتا ہے جس کا خلاصہ بیان کیا جارہا ہے "کہ غلام رسول سعیدی صاحب خلف وعید کے قائل ہے اور امام فخرالدین رازی علیہ رحمہ کے نزدیک خلف وعید ہی کذب ہے لہذا بریلوی امکان کذب کے قائل ہوئے۔۔۔۔لیجئے ہو گیا ان کا مدعا ثابت

توجواباً عرض ہے کہ علامہ سعیدی صاحب یہاں پر خلف وعید مان نہیں رہے بلکہ اشاعرہ میں سے بعض جو خلف وعید کے قائل تھے ان کا مذہب بیان کرتے ہوئے یہ ثابت فرمارہے کہ وہ حقیقی خلف کے نہیں بلکہ خلف صوری کے قائل تھے پھر ظلم بلا ظلم یہ کہ حضرت نے اس کی شروعات ہی اس مضمون """مکذبین (دیوبندیوں) سے تیسری گذارش """کرتے ہوئے اسی مضمون کے تحت لکھا،، بعض اشاعرہ کے خلف وعید کو بااعتبار ظاہر کے محققین اہل سنت نے رد کر دیا،، توضیح البیان ص ۲۸۸

خلاصہ کلام۔۔۔ حضرت نے یہاں ۳باتیں ثابت کی

۱۔۔۔دیوبندی مجوزین خلف وعید سے جو اپنا عقیدہ امکان کذب ثابت کرتے ہے وہ باطل ہے

۲۔۔۔۔اشاعرہ خلف حقیقی کے نہیں خلف صوری کے قائل ہے

۳۔۔۔اور اس خلف صوری (اطلاق) کو بھی محققین اہل سنت نے رد کر دیا ہیں

کہا یہ بات اور کہا دجال (ساجد) نے مرتضی در بھنگی صاحب و خلیل انبھٹوہی

صاحب وغیرہ ک دجالیت و مکاریت کے عالمی ریکارڈ توڑنے کے ارادہ سے منکر کو قائل بناکر پیش کر دیا لہذا اہم پر امکان کذب کا ساجد کا دعوی اس کے بڑوں کے دعوی کی طرح کذب محض ثابت ہوا الحمدللہ

برسبیل تنزل۔۔۔ حضرت خلف وعید کے قائل ہے

پر حضرت کی تحریر میں موجود ہے ،، وہ فساق جو بے توبہ مرجائے کی بخشیش سے ایات وعید کے خلاف لازم نہیں آتا""

اور کذب کی تعریف ساجد بیان کرتا ہے ،، خلاف واقع بات کرنا ،، دفاع اہل۔..271

توکیا مان لیا جائے کہ خلاف لازم نہ آنا اور خلاف واقع بات کرنا دیوبند کے مدرسہ میں مترداف ہے؟؟؟؟

ہاں تو تھانوی صاحب کا قول سارے احمق چھنٹ چھبٹ کر میرے حصہ میں آگئے کو مزید تقویت ہوگی نہ تو تمہارا دجل فریب فراڈ بازی طشت از بام ہوئی

۲۔۔۔پھر ساجد نے اہل سنت کا امکان کذب ثابت کرنے کے لئے امام فخرالدین رازی علیہ رحمہ کی عبارت کو دلیل بنایا کہ حضرت کے نزدیک خلف وعید ہی کذب ہے بلکہ حضرت نے فرمایا قریب ہے کہ کفر ہو جائے

جس سے ثابت ہوا کہ حضرت امکان کذب کے قائل نہیں اور یہ ساجد کو بھی

تسلیم تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا امام فخرالدین رازی علیہ رحمہ ساجد کے مسلم بزرگ میں سے نہیں ؟؟؟

نہیں تو قطع نظر ساجد کے بڑے ان کو اپنا امام بلکہ مجدد مانتے ہے خود ساجد نے بھی اپنی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت میں متعدّد جگہ ان سے احتجاج کیا بلکہ اپنے مفسر اہل سنت بھی مانا ہے کا کیا جواب ؟؟؟؟

اگر کہوں مسلم ہے تو حضرت کی جو عبارت خلف حقیقی کے تعلق سے تھی اسے تم نے خلف صوری پر چسپاں کر کے جو استدلال کیا وہ تمہارے بھی گلے کا چھچھوندر بن گیا کیونکہ ساجد نے اپنی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت کے ص 279 پر شرح مقاصد کے حوالے سے خلف وعید کو بعض اشاعرہ کا مذہب بتایا اور محققین کو خلف وعید کے خلاف بتایا

پھر ص 283 پر آیا تو وہ بعض اشاعرہ کل اشاعرہ ہو گیے لکھتا ہے " اللہ تعالی اپنی سزا کی دھمکی کے خلاف کرتے ہوئے ان لوگوں کو جو کبیرہ گناہ کرنے کے بعد مر گئے ہو بخشے گا یا نہیں اس مسئلہ میں پہلے ،، بزروگوں،، میں اختلاف ہوا اہل سنت والجماعت اشاعرہ کے نزدیک مذکورہ گناہ گاروں کو بخش دینا جائز ہے کیونکہ وہ اس بخشش کو کرم و مہربانی تصور کرتے ہیں جب کہ متعزلہ حضرات کے نزدیک جائز نہیں ۔۔الخ

قطع نظر اس سے کہ متعزلہ کو ساجد نے اپنے بزروگوں میں شمار کر کے (اس نے

لکھا اس مسئلہ میں پہلے بزرگوں میں اختلاف ہوا) دل کی دبی کو آخر کار سپرد قلم کر ہی دیا اس نے اشاعرہ مطلق لکھا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ کل اشاعرہ خلف وعید کے قائل تھے

خیر ان عبارات کا حاصل یہ کہ پہلی والی میں بعض اور دوسری والی عبارت سے کل اشاعرہ بقول ساجدہ امام فخروالدین رازی علیہ رحمہ کے فتوی سے نہ صرف امکان کذب کے قائل قرار پائے جس پر ساجد نعوذ باللہ پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگ چکا بلکہ ان کا یہ مذہب کفر کے قریب بھی ہوا

جھوٹے کا حافظہ کمزور

اب تک آپ نے ملاحظہ کیا جو خلف وعید 279 پر بعض اشاعرہ کا مذہب تھا وہ ص 283 پر کل اشاعرہ کا مذہب بن گیا پر اس کا کیا جائے یہ مخبوط الحواس ص 278 پر اسے مطلق اہل سنت کا مذہب بیان کر آیا تو یہاں سے ثابت ہوا کہ خلف وعید ساجد کے نزدیک اہل سنت کا مذہب ہے اس صورت میں امام فخروالدین رازی علیہ رحمہ کے فتوی کا مصداق تمہارے استدلال کی روشنی اہل سنت وجماعت قرار پائی

جس پر جناب نعوذ باللہ پڑھ کر اللہ تعالی سے پناہ مانگ چکے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ساجد اپنا مذہب بتائے ؟ اہل سنت تو وہ ہو نہیں سکتا کیونکہ جو وہ اہل سنت کا

مذہب بتاتا ہے اسی سے اللہ تعالی کی پناہ بھی مانگتا ہے اگر کہو اس کے باوجود میں اہل سنت ہی ہوں تو ہم پوچھتے ہیں تم قادیانی مذہب سے اللہ تعالی کی ہناہ مانگتے ہو یا نہیں ؟؟؟

نا کہوں تو اس سے قاسم نانا توی صاحب کی روح کو کچھ سکون ضرور مل سکتا یے پر ہمیں یقین ہے کے اس نہ کو علی العلان کہنے کی ہمت تم میں نہیں لہذا قرائن کی بنیاد پر ہم تمہارا جواب ہاں تصور کر کے چلتے ہے ، تو بعد اس ہاں کے ہم یہ کیوں نہ مانے کہ آ جناب قادیانی نہیں ہے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا کہ ساجد جس مذہب سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتا ہے اسے اپنا عقیدہ بھی بناتا ہے۔

پھر ساجد نے ص 217 پر فتوی رشدیہ سے گنگوہی صاحب کا فتوی نقل کیا یہ عقیدہ اہل ایمان کا سب کا ہے کہ خدا تعالی نے مثل فرعون وہامان و ابی لہب کو قرآن میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرے گا مگر وہ قادر ہے بات پر کہ ان کو جنت دے دیوئے۔۔الخ

اب اس فتوی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے " یہی وہ کذب ہے جس کی وجہ سے علماء دیوبند کو بدنام کیا جارہا ہے اور اس کو خلف وعید کہتے ہیں۔۔۔الخ

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ مغفرت مشرکین کا تحت قدرت ہونے کو ساجد نے کذب پر قدرت کہا اور اسے ہی خلف وعید کہا یعنی کے خلف وعید و امکان کذب ایک ہی بات

ہے۔

پھر ص نمبر 288 پر متعزلہ کا کذب پر عدم قدرت کا مذہب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے " اگر اللہ تعالی سزا نہ دے تو اللہ تعالی کی خبر جھوٹی ہو جائے گی اور جھوٹ پر خدا کو قدرت نہیں۔۔۔الخ

پھر نیچے اہل سنت کا مذہب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے "لیکن اہل سنت کہتے ہیں کہ شرک کے علاوہ اللہ تعالی جس کی چاہیں گے گناہ معاف فرما دے گے وہ گناہ چھوٹے ہو یا بڑے توبہ کے ساتھ ہو یا بغیر توبہ کے ""

پھر نتیجہ بیان کرتا ہے " متعزلہ بخشیش کے قائل نہ ہویے بالفظ دیگر کذب کے قائل نہ ہوئے اور اہل سنت بخشش کے قائل ہوئے بالفظ دیگر کذب کے قائل ہوئے "" پھر آگے لکھا۔۔۔۔جو مذہب متعزلہ کا ہے وہ ہے مذہب جناب احمد رضا بریلوی کا ،، ص 289

اس کا واضح مطلب ہے کہ کذب پر عدم قدرت کا مذہب متعزلہ اور امام اہل سنت کا ہے بالفظ دیگر اس معاملہ میں اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ بقول ساجد متعزلی ہے۔

قارئین کو ساجد کا استدلال کے کذب پر عدم قدرت کا قائل متعزلہ ہے سمجھ آگیا ہو گا تو ہمارے پچھلے صفحات کی بحت پر مزید ایک مرتبہ نظر ڈالے ، جہاں پر ہم نے

ثابت کیا کہ ساجد نے نام نہاد دفاع اہل سنت کے ص 279 پر خلف وعید بقول ساجد کے امکان کذب کو بعض کا مذہب بتایا اور محققین کو اس کے خلاف پر لکھا اور ص 288 پر عدم قدرت ماننے والوں کو متعزلہ قرار دیا۔

نتیجہ۔۔۔ساجد کے نزدیک محققین وجمہور اہل سنت متعزلہ ہوئے۔

پھر اسی کتاب کے ص 283 پر خلف وعید بقول ساجد کے امکان کذب کو اشاعرہ کا مذہب بتایا اور ص 288 پر امکان کذب کے منکر کو متعزلہ کہا

نتیجہ۔۔۔۔ماتردیہ ساجدہ کے نزدیک متعزلہ قرار پائے۔

پھر خود خنجر رضا۔۔کہ ص 4 پر امام فخرالدین رازی علیہ رحمہ کا قائلین خلف وعید پر فتوی نقل کیا جس کا واضح مطلب ہوا کہ امام فخروالدین رازی بھی خلف وعید بقول ساجد کے امکان کذب کے منکر تھے اور ص 288 پر منکرین کو متعزلہ کہا جس کا لازمی نتیجہ ساجد کے فتوی کی زد سے امام فخروالدین رازی علیہ رحمہ بھی محفوظ نہ رہے پائے۔

نوٹ: کوئی دیوبندی یہ کہے سکتا ہے کہ امام فخروالدین رازی علیہ رحمہ کا فتوی ساجد نے توضیح البیان سے نقل کیا ہے وہ بھلا ساجد یا دیوبندی پر کیونکر حجت ہوا، تو اس کا پیشگی جواب حاضر کئے دیتے ہیں اولا یہ فتوی تفسیر کبیر میں موجود ہے جس کا حوالہ ہم اوپر دے آئے۔

ثانیاً۔۔۔دیوبندی اصول ہے کہ کسی کی کوئی بات نقل کر اس کی تردید نہ کرنا ناقل

کا موقف مانا جاے گا۔۔۔دفاع ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس ص ۱۸

لہذا ساجد کا علامہ فخروالدین رازی علیہ رحمہ کے فتوی کا کئی بھی رد نا کرنا ہی ساجد کے موقف کو مستلزم تھا، اب تو ہم نے امام رازی کا حوالہ بھی دے دیا لہذا فضول اعتراض کی عادت کو ترک کرے۔

پھر لطف کی بات یہ کہ اسی کتاب کہ ص 335 پر امام رازی کا مذہب مشرک کی مغفرت تحت قدرت ہونا تفسیر رازی سے لکھا۔۔۔اور ص 288 پر اسی کو خلف وعید بلکہ کذب لکھا اور خنجر رضا ص 4 پر امام فخرالدین رازی کا فتوی خلف وعید کا نقل کیا۔

تو اب ساجد اپنی ساری عبارات کو مد نظر رکھ کر بتائے کہ۔۔۔امام رازی کا مذہب اگر امکان کذب کا تھا تو وہ خود اپنے فتوی کے مصداق ہوئے یا نہیں؟

اور نہیں تھا تو ساجدہ کے فتوی سے متعزلہ ہوئے کہ نہیں؟

ساجد امام رازی کے فتوی کی زد میں

ویسے تو ساجد نے اپنی بد نام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہلسنت میں متعدّد جگہ امکان کذب کی تصریح کی ہے پر ہم اختصار کے پیش نظر ایک ہی عبارت پر اکتفاء کرتے ہے۔

ساجد لکھتا ہے خدا تعالی نے مثل فرعون وہامان وابی لہب کو قرآن میں جھنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرے گا مگر وہ قادر ہے

اس بات پر کہ ان کو جنت دے دیوئے۔۔۔الخ

پھر لکھا یہ ہی وہ کذب ہے جس کی وجہ سے علماء دیوبند کو بدنام کیا جارہا ہے اسی کو خلف وعید کہتے ہیں۔ص ۲۷۱

اس عبارت میں اس نے صاف صاف مانا کہ یہ خلف وعید کا قائل ہے۔

اور خود خنجر رضا کے ص 4 پر مجوزین خلف وعید پر امام رازی کا فتوی نقل کیا لہذا ہمیں کہنے دیا جائے کہ ساجد کی استدلال کی روشنی میں بھی ساجد امام رازی کے فتوی کا مصداق ہوا۔

۲۔۔۔اس نے اس عبارت میں مغفرت مشرکین کو تحت قدرت ہونے کو خلف وعید کہا ہے یعنی ساجد یہ تاثر دینے کی کوشش کررہا ہے کہ بعض یا کل اشاعرہ یا کل اہل سنت جیسے خلف وعید کہتے ہیں وہ یہ مغفرت مشرکین کا تحت قدرت ہونا ہے۔

ساجد کو ہمارا چیلنج وہ ائمہ علم کلام کی کتب سے ایک صریح حوالہ پیش کرے کہ اشاعرہ جس خلف وعید کے قائل ہے اس میں مغفرت مشرکین کا مقدور ہونا بھی داخل ہے۔

اس کے برعکس ردالمحتار کتاب الصلوۃ مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء دار احیاء التراث العربی بیروت جلد ا ص 351 الاشبہ ترجع جواز فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار

ترجمہ: اشبہ و مختار یہ ہے کہ خلف وعید کا جواز خاص مسلمانوں کے حق میں ہے نہ کہ کفار کے حق میں ہیں۔

لیجئے ائمہ اہل سنت تو فرماتے ہیں کہ خلف وعید صوری کا جواز تو مسلمانوں کے حق میں ہے اور ساجد فرعون ہامان و ابی لہب کی مغفرت پر قدرت کو کذب پر قدرت بالعقط دیگر خلف وعید کہتا ہے یا متعزلہ کو بزگ ماننے کے بعد ساجد نے فرعون و ابولہب کو بھی مسلمان ماننا شروع کر دیا ہے؟

الحمدللہ ہم یہاں سے ثابت کر آئے کہ خلف وعید صوری جس کے قائل اشاعرہ ہیں اس کا مغفرت مشرکین کے مقدور ہونے سے دور کا بھی تعلق نہیں

۲۔۔اللہ تعالی لا یغفر ان یشرك به فینجز وعیدہ فی حق المشرکین و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء فیجوز ان یخلف وعیدہ فی حق المومنین

روح البیان الجزء السادس والعشرون سورۃ ق مایبدل القول کے تحت

ترجمہ: اللہ تعالی مشرک کو معاف نہیں فرماتا تو مشرکین کے حق میں وعید جاری و ساری رہے گی اور اس سے نیچے کو معاف فرما دیتا ہے جس کو چاہے تو اہل ایمان کے حق میں خلف وعید جائز ہوگی

قارئین ملاحظہ کرے۔۔۔صاحب تفسیر روح البیان تو فرمائے مشرکین کے حق میں وعید جاری رہے گی (یعنی کے وعید کا خلف نہیں پایا جائے گا) لہذا خلف وعید نہیں

اور ساجد مغفرت مشرکین کا تحت قدرت ہونا بتا کر کہتا ہے " یہ ہی وہ کذب (خلف وعید) ہے جس کی وجہ سے علماء دیوبند کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ خلف وعید کا تعلق مسلمانوں سے ہے جیسا کہ صاحب روح البیان نے بھی تصریح کی " اہل ایمان کے حق میں خلف وعید جائز ہوگی " نا کہ مشرکین کے ساتھ جیسا کہ ساجد نے مغلاطہ دیا۔

نوٹ: ابھی ہمارا مدعا خلف وعید کا تعلق مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے یہ ثابت کرنا ہے اسی لئے خلف وعید کو مشرکین پر چسپاں کرنے سے وقوع کذب لازم آنے کی بحث سے ہم صرف نظر کر رہے ممکن ہوا تو اسی رسالہ میں اس پر سیر حاصل گفتگو کی جائے گی۔

۳۔۔۔علامہ خیالی نے حاشیہ شرح عقائد میں تصریح فرمائی

حیث قال لعل مرادھم ان الکریم اذا اخبربالوعید فالالائق بشانه ان یبنی اخبارہ علی المشیة وان لم یصرح بذلك بخلاف الوعد فلا کذب ولا تبدیل

حاشیه الخیال علی شرح العقائد النسفیه ص۱۲۱

ترجمہ: یعنی امید ہے کہ خلف وعید جائز ماننے والے یہ مراد لیتے ہیں کہ کریم جب وعید کی خبر دے تو اس کی شان کے لائق یہ ہی ہے کہ اپنی خبر کو مشیت

پر مبنی رکھے اگرچہ کلام میں اس کی تصریح نہ فرمائے بخلاف وعدہ کے تو خلف وعید میں نہ کذب ہے نہ بات بدلنا

سبحان اللہ علامہ خیالی علیہ رحمہ کا ایک ایک لفظ کیسا وہابیت کش ہے بلخصوص حضرت کا یہ جملہ کریم جب وعید کی خبر دے تو اس کی شان کے لائق یہ ہی ہے کہ اپنی خبر کو مشیت پر ممبنی رکھے

ساجد نے اپنے بڑوں کے کذب کے ناپاک عقیدے کو چھپانے کے لئے اشاعرہ کا خلف وعید صوری سے مغالطہ دیتے ہوئے پھر اس خلف وعید صوری میں مغفرت مشرکین کا تحت قدرت ہونے کی گھس پیٹ کرتے ہوئے جو مغالطہ دہی سے کام لیا تو علامہ خیالی کی اس عبارت کی روشنی میں جواب دے کہ خُلف وعید کے متعلق حضرت نے تصریح کی کے کریم جب وعید کی خبر دے۔۔۔ تو اپنی خبر مشیت پر مبنی رکھے تو کیا ساجد مشرکین کا جہنم میں جانے کو مشیت پر مبنی مانتا ہے؟

اس صورت میں مشرکین کی وعید قطعی نہیں ہوئی، اور جب ایسا ہے تو دیوبندیوں کے مذکورہ بالا مذہب کی روشنی میں فرعون، ابوجہل جنت میں مل جائے تو انہیں تعجب میں نہیں پڑنا چاہئے

۲۔۔۔ پھر ساجد بتائے کہ اس نے اپنی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت کے ص 271 پر جو فتوی رشدیہ کا فتوی نقل کیا اس میں ہے خدا تعالی نے مثل

فرعون، وہامان و ابی لہب کو قرآن میں جہنمی ہونا کا ارشاد فرمایا وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہر گز ہر گز نا کرے گا

یہاں پر فرعون وغیرہ کا جہنمی ہونے کو قطعی کیوں قرار دیا جارہا ہے جب کہ بقول تمہارے یہ ہی خلف وعید ہے اور علامہ خیالی فرما چکے کہ وعید کی خبر اللہ تعالی اپنی مشیت پر مبنی رکھتا ہے۔

اور جب یہ ہی خلف وعید ہے اور وعید کی خبر تو مشیت پر مبنی تو فرون وغیرہ کا جہنمی ہونا قطعی کیسے ہو گیا؟

اور اگر قطعی مانتے ہوں تو ہمارا مدعا ثابت کے یہ خلف وعید نہیں اس صورت میں کذب کوئی کا اینٹ کئی روڑا سے ثابت کرنے کی کوشش ناکام میں تمہارا کذب ثابت ہو گیا۔

4...استاذ درالعلوم دیوبند مجیب اللہ صاحب گونڈی نے بیان الفوائد فی حل شرح العقائد ص 126 پر اشاعرہ کا مسلک خلف وعید کی توجیہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے کریم جب کسی وعدہ کی خبر دے تو اس کی شان کے لائق یہ بات ہے کہ اپنی اس خبر کو اپنی مشیت پر موقوف کرے اگرچہ مشیت کی صراحت نہ کرے تو مثلاً جب کہے گا میں فلاں ظالم کو سزا دوں گا تو مطلب یہ ہے کہ اگر معاف نہ کیا تو سزا دو گا اور اگر چاہوں گا معاف بھی کر دو گا

اب چونکہ ساجد کے نزدیک مشرکین کی وعید بھی خلف وعید ہے تو دونوں عبارات کو ملانے سے نتیجہ نکلا کہ ساجد ابولہب وفروعون وغیرہ کے تعلق سے یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالی چاہئے تو ان کو معاف بھی کر دے گا بالفظ دیگر ان کی بخشیش کا وقوع ہو گا اور مشرک کی بخشیش کے وقوع ہونے کی صورت میں ساجد کے نزدیک بھی کذب کا وقوع ہو گا اور وقوع کذب کا قائل ساجد کے نزدیک بھی کافر ہے (دفاع۔۔ص 269)

لہذا ساجد علامہ رازی کے فتوی کے بعد خود کے فتوی سے کافر ٹہرا

اب اگر اس نتیجہ کو دیکھ کر بلکہ ساجد کا چھپا عقیدہ کھل کر سامنے انے کی صورت میں یہ تھانوی صاحب کے حصہ میں آنے والا احمق کہے دے کہ نہیں جی مشرک کی بخشیش مشیت پر مبنی نہیں بلکہ نعص قطعی سے ثابت ہے لہذا ان کا نا بخشا جانا قطعی ہے تو ہم کہے گے کہ پھر اس کا خلف وعید نہ ہونے کا ہمارا دعوی ثابت اور تمہارا اس کو خلف وعید کہنا باطل ہوا

الحمدللہ ہم نے اب تک ثابت کیا کہ ساجد نے اسے ورثہ میں ملی ڈھٹائی سے ہمارا امکان کذب ثابت کرنے کی ناکام کوشیش کی جو اسی کے گلے کا چھچھوندر ثابت ہوئی اب اگلے تو اندھا ہو نگلے تو مر جائے

اب آئے حضرت کی اسی عبارت کے ایک اور جملہ کی طرف حضرت فرماتے ہیں ظاہری وصوری طور پر کذب کہا گیا ہے * توضیح البیان ص ۲۸۸

اس جملہ کو ساجد نے بھی نقل کیا ہے دیکھے خنجر رضا۔۔ ص ۵

حضرت تو فرماتے ہیں کہ ظاہری و صوری طور پر کذب کہا گیا ہے اور ساجد کہتا ہے دراصل عقیدہ علماء بریلویہ کا یہ ہے کہ " اللہ تعالی نعوذ باللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور بولتا ہے " خنجر رضا۔۔ ص 4

جس کا واضح مطلب ہوا کہ ظاہری و صوری کذب بھی ساجد کے نزدیک حقیقی کذب کے مترادف ہے اگر بات ایسی ہی ہے تو آیے ہم آپ کو مزید ایک مرتبہ ساجد کی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت کی طرف لئے چلتے ہے۔

اس کتاب کے صحفہ 755 پر اپنے قاسم العلوم کے کفر (انبیاء اکرام کے دروغ صریح کا قول کرنا' تصفیہ العقائد ص ۲۸) پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نانا توی صاحب کے کلام میں دروغ صریح سے مراد تعریضات ہے اور خود تعریضات کی تعریف ص 256 پر نقل کرتا ہے۔

تعریضات ۔۔ یعنی اشارہ کنایہ توریہ وغیرہ یہ سب ظاہر یا صورت کے اعتبار سے تو جھوٹ معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت کے اعتبار سے سچ ہوتے ہیں

یعنی یہ کہنا چارہا ہے کہ قاسم نانا توی صاحب کی عبارت میں جو کذب انبیاء اکرام علیہم السلام کے لئے مانا گیا ہے وہ ظاہر و صوری جھوٹ ہے جو حقیقت میں سچ ہی ہوتا ہے۔

تو اب ساجد ہمیں بتائے کہ جب ظاہری و صوری کذب، کذب ہوتا ہی نہیں بلکہ سچ ہوتا ہے تو علامہ کی عبارت میں بھی حرف جلی میں یہ جملہ موجود تو تم نے اسے کذب حقیقی پر محمول کر کے اپنی آخرت سنواری کے نہیں ؟

تو کوئی بتائے کہ ہم کیا بتائے

اگر کذب ظاہری و صوری کذب حقیقی ہی ہوتا ہے تو نانا توی صاحب کے متعلق ہمارا دعوی کے وہ انبیاء اکرام علیہم السلام کے کذب کا عقیدہ رکھتے ہے پر تمہارا جواب کہ نہیں جی ان کی مراد کذب صوری ہے سے نانا توی صاحب کیسے بچتے ہے ؟

پھر تم نے اسی کتاب کے ص 755 پر لکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن شفاعت سے اس لیے پہلو تہی کریں گے کہ دنیا میں کچھ باتیں مجھ سے بطور توریہ صادر ہوئی ہیں

یعنی بقول تمہارے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی کذب حقیقی صادر ہو چکا معاذاللہ ثم معاذاللہ

اگر کہوں کہ نہیں کذب صوری، کذب حقیقی نہیں ہوتا جیسا کہ تعریضات کی تعریف میں تم نے لکھا مگر حقیقت کے اعتبار سے سچ ہوتا ہے دفاع 756

تو حضرت کی عبارت جس میں ظاہری و صوری طور پر کذب کہا گیا کو حقیقی کذب بتانا تمہارا مکر دجل و مذہبی مجبوری ثابت ہوئی یا نہیں ؟؟

لہذا پھر ایک مرتبہ ثابت ہوا کہ بناہیر پھری کئے تم جماعت اہل حق کے مقابلے آ ہی نہیں سکتے

مدعی لاکھ پر بھاری گواہی تیری

ہم ساجد کی خیانت پچھلی بحث میں ثابت کر آئے اب اُس کے خیانت ہونے پر ساجد کی اقبالی ڈگری بھی ملاحظہ کرے

اسی خنجر رضا کے ص ۱۲ پر ساجد نے میثم کا اصل دجل۔۔الخ کے نام سے عنوان قائم کیا ہے اور اس عنوان کے تحت لکھتا ہے لیکن شیم رضوی نے ایک خیانت یہ کی کہ "ظاہرا" کا لفظ اپنے تبصرہ میں ہضم کر لیا جو اس سارے فساد کی جڑیں کاٹ دیتا۔۔الخ خنجر رضا۔۔۔ص ۱۳

جھوٹے کا حافظہ کمزور

جب ظاہرا کا لفظ ہضم کر لینا خیانت ہے تو یہ ہی خیانت خنجر رضا۔۔۔الخ ص ۵ پر غلام رسول سعیدی صاحب کی عبارت میں ساجد خود کر چکا لہذا ہمیں کہنے دیجئے کہ ساجد کو اپنا خائن، بددیانت، جاہل، اجہل، فسادی ہونا خود تسلیم

پھر یہ مخبوط الحواس یہاں ہی نہیں رکتا اسے پتہ نہیں چلتا کہ میں کچھ صفحات پہلے ہی جس عبارت کو امکان و وقوع کذب کی دلیل بنا کر بزیم خویش اہل سنت کا امکان / وقوع کذب ثابت کر آیا ہوں بھلا اسے ہی اپنی وقوع کذب کے نفی کی تائید میں پیش

کیسے کر سکتا ہوں ؟؟

اس تھانوی صاحب کے حصہ میں آنے والے احمق کی بے وقوفی ملاحظہ کرے یہ لکھتا ہے خود آپ کے علماء بریلویہ نے بھی یہ بات مانی ہے کہ اللہ تعالی سے بات خلاف واقع ظاہرا یا حقیقتہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں (خنجر رضا ص ۱۴)

(حقیقتہ اس کا مزید ایک جھوٹ ہے جیسے یہ اور اس کی پوری کذاب جماعت صبح قیامت تک ثابت نہیں کر سکتی پھر اس کا حقیقہ کا مطلب یہ ہوا کہ بریلوی حقیقی کذب کے بھی قائل ہے اور یہ مرفوع القلم اسے اپنی تائید ونظیر میں بھی پیش کر رہا ہے جس کا لازم یہ کہ ساجد بھی حقیقی کذب کا قائل ہوا تو پھر پتہ نہیں علامہ شمیم صاحب قبلہ کا دعوی کے ساجد وقوع کذب کا قائل ہے سے اسے اتنی مرچی کیوں لگی ؟ اور یہ علامہ صاحب کے جواب میں ظاہر الفظ میں کیوں چھپتا ہے ؟)

اب قارئیں لطف اندوز ہو

پھر کچھ اگے اپنے مذکورہ بالا دعوی کی دلیل میں حضرت کی وہ ہی عبارت نقل کرتا ہے جسے اس نے خنجر رضا۔۔کے ص ۵ پر نقل کرکے اس سے امکان ووقوع کذب ثابت کیا تھا لکھتا ہے پس اگر اللہ تعالی معاف کرکے عذاب نہ دے یا اہنی مشیت یا اسکی توبہ کی وجہ سے عذاب نہ دے تو اسکے کلام کا خلاف لازم نہیں آیا "البتہ ظاہری اور صوری طور پر اسے خلف وعید کہا گیا ہے توضیح البیان ص 324۔۔۔۔خنجر رضا۔۔ص 14

ہنسنا منع ہے

ساجد کے نزدیک علامہ کی یہ عبارت اسی رسالہ کے ص ۵ پر امکان و وقوع کذب کی دلیل تھی پر جب علامہ میثم صاحب قبلہ کی طرف سے کی گئی اس کی نقاب کشائی کی طرف آتا ہے تو اسی عبارت کو بطور تائید پیش کرتا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اور ساجد کی عبارت کا مفوہم ایک ہئ ہے تو اب ساجد ہی فیصلہ کرے کہ اس سے کذب حقیقی مفوہم ہوتا ہے جیسا کہ تم نے اس رسالہ کے ص ۵ پر لکھا یا کذب صوری جیسا کہ اسی رسالہ کے ص ۱۳ پر لکھا؟

بر تقدیر اول ساجد اللہ تعالی کے لئے وقوع کذب کا عقیدہ رکھ کر خود بلکہ تمام علماء دیوبندیہ کے فتوی سے کافر ہوا

بر تقدیر ثانی ۔۔۔۔ مکار، داجل، فریبی، خائن، فسادی، جاہل، اجہل، ثابت ہوا

ہو سکتا ہے ساجد یہاں پر یہ کہے دے کہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی تحریر میں ظاہر، صوری جب انہے فائدہ پہنچاتا ہے تو ساجد کی عبارت میں بھئ ظاہرا ہے پھر علامہ شمیم عباس رضوی صاحب نے اسے وقوع کذب کا قائل کیوں کہا تو جواب عرض ہے کہ جب ہم اس مقام پر آے گے تو ثابت کرے گے کہ ساجد کا اپنی عبارت میں ظاہرا ہی بظاہر ہے

اب آئے ان عبارات کی طرف جو ساجد نے کتب علماء اہل سنت کی امکان کذب

کے اثبات میں پیش کی ہے

وہ مقالات کاظمی کی ایک عبارت نقل کرتا ہے "بیشک مسئلہ خلف وعید میں بعض علماء جانب جواز گئے ہے" (خنجر رضا۔۔ ص۵)

الجواب۔۔۔۔اب اس تھانوی صاحب کے حصہ میں آنے والے احمق سے کوئی پوچھے کہ کسی کا مسلک بتانا کب سے خود کے مسلک کو مستلزم ہو گیا؟

یہاں تو غزالی زماں رازی دوران بعض اشاعرہ کا مسلک بتا رہے ہیں جو خلف وعید کے قائل تھے اور یہ تھانوی کے حصہ میں آنے والا احمق اپنے علمی یتیمی سے مجبور ہو کر اسے حضرت علیہ رحمہ کا۔ مسلک لکھ رہا ہے کیا اس مبلغ علم پر مناظر ہونے کا خدشہ شدید لاحق ہوا ہے؟

دوسری بات۔۔۔اسی سے امکان کذب ثابت ہوتا ہے تو یہ امکان کذب اشاعرہ کا ہوا اور امام رازی علیہ رحمہ کا فتوی کا مصداق وہ قرار پائے۔

تیسری بات۔۔۔۔اشاعرہ خلف وعید پر قدرت ہی کے نہیں اس کے وقوع کے بھی قائل تھے اور تمھارے نزدیک خلف وعید مغفرت مشرکین پر قدرت کو کہتے ہے جیسا تم نے دفاع۔۔کے ص 271 پر لکھا اور اس کا وقوع ہو گا تو کذب ہو گا یہ بھی اسی کے ص 271 پر تمیں تسلیم لہذا لازم آیا کہ اشاعرہ وقوع کذب کے قائل ہوئے جس پر تمہارا فتوی موجود کہ اس کہ کفر میں شک کرنے والا کافر (دفاع 269)

اور یہ ہی مجوزین خلف وعید کو تم نے اہل سنت لکھا بالفظ دیگر تم نے وقوع کذب کے قائلین کو مسلمان لکھا، مانا اور خود وقوع کذب کے قائل کے کفر میں شک کرنے والوں کو کافر مانا۔۔۔۔۔ نتیجہ ظاہر ہے۔

4 بر سبیل تسلیم کہ حضرت خلف وعید کے قائل ہے تو جواباً عرض ہے کہ وہ خلف صوری ہے اور خلف صوری کذب نہیں ہوتا اس کو گذشتہ صفحات۔ میں اتنے واضح انداز میں سپرد قلم کیا گیا کہ جس نے صرف علم کا نام بھی سنا ہو اس کے بھی با آسانی سمجھ آجائے۔

اب بعد تمہارے جاہل ثابت ہونے کے دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ تم نے علم کا نام بھی سن رکھا ہے یا اس سے بھی تمہارے کان محروم ہی رہے۔

پھر ساجد نے اپنی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت کے ص 327 پر قرآن شریف سے دو آیات نقل کی 1 فقال رب ان ابنی من اھلی (ھود 45) ترجمہ کہا (نوح نے) میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے۔

2 قال ینوح انہ لیس من اھلک (ھود 46) نقل کر کے تبصرہ کیا ھود 45 میں اللہ تعالی نے حضرت نوح علیہ السلام کی بات کو دہرایا یعنی جس طرح حضرت نوح نے بات کی بعینہ اسی طرح اللہ تعالی نے بات کی، ان مثالوں سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جس طرح انسان بات کرتا ہے اللہ تعالی بھی اسی طرح بات کرتا ہے، تیسری آیات (ھود

46) میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا انکار فرمایا کہ "یقنا وہ تیرے گھر سے نہیں ہے" حالانکہ وہ ان کا بیٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تیرے گھر سے نہیں ہے تو ظاہرا اللہ تعالیٰ کی بات خلاف واقع ہوئی یعنی واقعہ کے مطابق یہ ہے کہ "ان ابنی من اھلی" میرے بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور واقعہ کے خلاف یہ ہے کہ "انہ لیس من اھلک" یقیناوہ تیرے گھر سے نہیں گو اللہ تعالیٰ نے بداعمالی یا کفر کی وجہ سے یہ فرمایا کہ وہ تیرے گھر سے نہیں ہے لیکن بات تو واقعہ کے خلاف ہے

اس پر علامہ میثم عباس رضوی صاحب قبلہ نے اپنے مضمون میں گرفت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا "اس اقتباس میں ساجد خان دیوبندی نے قرآن پاک کی آیت مبارکہ کو نقل کر کے اس سے یہ کفریہ استدلال کیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے خلاف واقعہ بات کہی ہے یعنی اس کی بیان کردہ تعریف کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بول دیا ہے (نعوذ باللہ من ذلک)" عقائد اہل سنت کا محافظ کلمہ حق ربیع الاخر 1441 ص 35

اس کے جواب میں ساجد نے جو گالی نامہ کسی اور کے نام سے لکھا ہے میں لکھتا ہے میثم رضوی نے ایک خیانت یہ کی کہ "ظاہرا" کا لفظ اپنے تبصرہ میں ہضم کر لیا جو اس سارے فساد کی جڑیں کاٹ دیتا"۔۔الخ

پھر کچھ آگے لکھا علامہ ساجد نقشبدی نے بالفعل اور حقیقیہ معاذ اللہ اللہ کی بات کو خلاف واقعہ نہِیں کہا بلکہ بتلایا کہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے حقیقت میں ایسا قطعا نہیں

خنجر رضا۔۔۔ص ۱۳

ساجد کی بات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالی کی بات کو ظاہرا خلاف واقع کہا نہ حقیقیہ اور ظاہرا خلاف واقع بات کذب ہوتی ہی نہیں

توجواباّ عرض ہے کہ تمہاری اس عبارت میں ظاہرا ہی بظاہر ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جیساتم کو بھی تسلیم کے ظاہرا خلف واقع بات حقیقتا خلاف

واقع نہیں ہوتی بالفظ دیگر وہ واقع کے مطابق ہی ہوتی ہے تو بتایا جائے کہ تمہاری عبارت میں ہے "ھود 46 میں اللہ تعالی نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا انکار فرمایاکہ "یقیناّ وہ تیرے گھر سے نہیں ہے" حالانکہ وہ ان کا بیٹا ہے لیکن اللہ تعالی نے فرمایا وہ تیرے گھر سے نہیں ہے تو ظاہرا اللہ تعالی کی بات خلاف واقع ہوئی * یعنی واقع کے مطابق یہ ہے "ان انی من اھلی "میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور واقعہ کے خلاف یہ ہے کہ "انہ لیس من اھلک "یقینا وہ تیرے گھر سے نہیں۔۔۔الخ

یہاں تم نے واضح صراحت کی یہ کہ حضرت نوح علیہ اسلام کی بات واقع کے مطابق ہے۔۔۔۔اب جس کے کھوپڑی میں دیوبند نہ ہو وہ بھی جانے گا کہ واقع کے مطابق کی ضد کذب ہوتی ہے یا کذب صوری ؟

تم نے حضرت نوح علیہ السلام کی بات کو واقع کے مطابق لکھا اور اس کے مد مقابل اللہ تعالی کی بات کو واقع کے خلاف لہذا اشیاء اپنی ضدوں سے پہچانی جاتی ہے

اور "واقع کے مطابق "کی ضد "خلاف واقع حقیقی "ہوتی نا کہ خلاف واقع صوری * کیونکہ وہ خود واقع کے مطابق ہی ہوتا ہے

تو ہمیں کہنے دیجئے کہ تمہاری اس عبارت میں ظاہرا صرف بظاہر اور اپنے بے وقوفوں کو مزید بے وقوف بنانے کے لئے ایک مغالطہ تھا لہذا تمہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ملتا اور تمہارا اظاہرا خلاف واقع کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام کی بات کو واقع کے مطابق لکھنا تمہارے وقوع کذب کے عقیدہ کی صریح دلیل ہے۔

ساجد کی تاویل کے بطلان پر دوسری دلیل

ساجد اپنی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع۔۔۔کے ص 327 پر اسی بحث بلکہ اسی عبارت میں لکھتا ہے "گو اللہ تعالی نے بداعمالی یا کفر کی وجہ سے یہ فرمایا کہ وہ تیرے گھر سے نہیں ہے لیکن بات تو واقعہ کے خلاف ہے یہ ہی مثال شاہ اسماعیل نے فرمائی کہ ایک انسان اپنے مخاطب یعنی سامنے والے سے واقعہ کے خلاف بات کر سکتا ہے تو اللہ تعالی کو یہ قدرت کیوں حاصل نہیں کہ وہ فرشتہ یا نبی کے سامنے ایسی بات کر سکے

اس عبارت میں ساجد نے اسمعیل دہلوی صاحب کے امکان کذب پر سورہ ھود کی ایات سے استدلال کیا ہے

اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اسمعیل دہلوی صاحب کذب صوری کے قائل تھے؟

جو ساجد ظاہر الفظ کے پیچھے چھپنا چاہتا ہے ؟

حالانکہ یہ بات نیم روز کی طرح روشن ہے کہ اسمعیل دہلوی صاحب حقیقی کذب کے قائل تھے پر ساجد سے بعید نہیں کہ اپنی نیا ڈوبتی دیکھ وہ کہے دے کہ نہیں اسمعیل دہلوی صاحب بھی کذب صوری کے قائل تھے ناکہ حقیقی کے ، تو اس صورت میں لازم آیا کہ ساجد، اسمعیل دہلوی صاحب و دیوبندیوں کا بھی عقیدہ یے کہ کذب باری تعالی محال بالذات ہے بالفظ دیگر تحت قدرت ہی نہیں ؟؟

اگر ہاں تو اس موضوع پر لکھی گئی علماء دیوبند کی جانب سے ساری کتب جس میں کذب کو تحت قدرت داخل ہونے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا اس کا کیا جواب ؟؟

ناتو ثابت ہوا اسمعیل صاحب کذب حقیقی کو ہی تحت قدرت مانتے تھے، تو الحمدللہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ تمہاری عبارت میں کذب سے کذب صوری نہیں ، حقیقی مراد ہے کیونکہ تمہارے نزدیک اللہ تعالی کے کلام ھود 46 میں جو خلاف واقعہ یے اسی کیٔ اسمعیل صاحب قائل اور اسمعیل صاحب قائل نہیں ، لیکن کذب حقیقی کے

اسمعیل دہلوی صاحب کذب حقیقی کے قائل تھے

۲۔۔۔اسمعیل صاحب نے کہا " اقول اگر محال سے مراد محقق لذاتہ ہے ، جو قدرت الھیہ کے تحت داخل نہیں تو ہم نہیں مانتے کہ کذب مذکورہ محال بمعنی مسطور ہو گا کیونکہ یہ قضیہ غیر مطابق للواقع ہے اور اس کا القاء ملائکہ اور انبیاء پر قدرت الھیہ

سے خارج نہیں ورنہ لازم آے گا کہ قدرت انسانی قدرت قدرت ربانی سے زائد ہو جائے کیونکہ قضیہ غیر مطابق للواقع اور اس کا القاء مخاطبین پر اکثر افراد انسانی کی قوت میں ہے ہاں کذب مذکور اس کی حکمت کے منافیٔ ہے لہذا ممتنع بالغیر ہے اور اسی لیے عدم کذب کو اللہ تعالی کے کمالات سے شمار کرتے ہیں

رسالہ یک رزوہ ناشر۔۔فارقی کتب خانہ بک سیلز پبلشرز، ملتان ص 17

اسمعیل صاحب کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ

ا۔کذب کو تحت قدرت مانتے ہے۔

۲۔۔کیونکہ انسان واقعہ کے خلاف بات کر سکتا ہے (جھوٹ بول سکتا ہے) تو خدا تعالی کو اس پر قدرت نا مانے تو انسان ایک قدرت اللہ تعالی سے بڑھ جاے گا۔

(۳) وہ اسے (کذب) محال بالغیر مانتے ہے یعنی جھوٹ بول تو سکتا ہے پر بولے گا نہیں۔

اب اگر ساجد اپنے بڑوں کے دھرم کے خلاف خود کو بچانے کے لئے عَلّم بغاوت بلند کرتے ہوئے اسمعیل صاحب کا مذہب کذب صوری بتائے تو ان سوالات کا جواب اس کے ذمہ جسے وہ صبح قیامت نہیں دے پاے گا۔

ا۔۔۔کیا انسان کو صرف کذب صوری پر قدرت ہے حقیقی پر نہیں ؟۔

نا کہے کر تھانوی صاحب کا سینہ تھوڑا چوڑا تو کر سکتے ہوں پر یہ کام تم کرو گے نہیں

لہذا تمہارا جواب ہاں یعنی کذب حقیقی پر قدرت مان لیتے ہیں، اس صورت میں ہمارا دعوی ثابت کہ اسمعیل صاحب کذب حقیقی کے قائل تھے کیونکہ وہ لکھ چکے ، اللہ تعالی کو کذب پر قدرت نا مانے تو بندہ کی قدرت زائد ہو جاے گی کیونکہ وہ تو جھوٹ بو سکتا ہے

۲۔۔۔اسمعیل صاحب کہتے ہے ہاں کذب مذکورہ اس کی حکمت کے منافی ہے لہذا ممتنع بالغیر ہے

اسمعیل صاحب کذب صوری کے قائل ہونے کی تقدیر پر لازم آیا کہ وہ کذب صوری کو ممتنع بالغیر مانتے تھے، پر اس کا کیا کیا جائے کہ ساجد نے سورہ ھود کی ایت نمبر 46 جو نقل کی اس سے کذب صوری کا وقوع ثابت ہو گیا، تو کیا اسمعیل صاحب اس ایت کے منکر تھے، جو انہونے نے کذب صوری کو محال بالغیر لکھ دیا؟

اگر ہاں کہو تو اسمعیل صاحب کا کافر ہونا مبارک نہ کہو تو ثابت ہوا کہ انہونے جس کذب کو محال بالغیر کہا وہ کذب حقیقی ہے اس صورت میں ہمارا دعوی ثابت کہ تمہارا ظاہرا صرف باظاہر ہئ تھا لہذا علامہ شمیم عباس رضوی صاحب قبلہ کی نقاب کشائی برحق ثابت ہوئی۔

۳۔۔۔اسمعیل صاحب نے لکھا عدم کذب کو اللہ تعالی کے کمالات میں سے شمار کرتے ہیں۔

اگر ان کی مراد کذب صوری لی جائے تو لازم آیا کہ عدم کذب صوری کو کمالات میں شمار کیا جاتا یے اور تم نے بقول تمہارے، کذب صوری کے وقوع کا استدلال کیا اس تقدیر پر تم کمالات باری تعالی کے منکر ہو کر کافر قرار پائے۔

اب گھبرا کر تم اقرار کرو کہ اسمعیل صاحب کی عبارت میں عدم کذب سے کذب حقیقی مراد ہے تو ثابت ہوا کہ وہ کذب حقیقی کے قائل تھے، جس پر تم نے سورہ ھود کی ایات شریف سے استدلال کیا لہذا تمہارا استدلال کذب حقیقی پر تھا، پھر بھلا تمہیں ظاہرا کا لفظ کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟

بالخصوص تب جب سیاق و سباق سے تمہاری مراد کذب حقیقی متعیّن ہوتی ہو، تو ہمیں کہنا دیا جائے کہ یہاں پر لفظ ظاہرا مہمل ہے اور علامہ میثم عباس رضوی صاحب قبلہ کا استدلال بلکل درست

ساجد کے عقیدہ وقوع کذب پر اس کی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت سے دوسری دلیل

ساجد نے اپنی بدنام زمانہ کتاب نام نہاد دفاع اہل سنت کے ص نمبر 295 پر " ایک الزام اور اس الزام کی حقیقت " عنوان قائم کر کے اس کے تحت علامہ محمد حکیم شرف قادری صاحب کی کتاب تقدیس الوہیت ص ۱۳ سے ایک مضمون نقل کیا وہ مضمون یہ ہے " مولانا نظیر احمد لکھتے ہے رسالہ صیانتہ الناس مطبع حدیقتہ العلوم میرٹھ

1307ھ کے آخری ورق میں یہ

فتوی مولوی رشید احمد گنگوہی کا مطبوعہ ہو چکا ہے اور ان کے ہاتھ کا اصل فتوی لکھا ہوا اور ان کی مہر کی ہوئی بھی ہمارے پاس موجود ہے اس کی عبارت تھوڑی سی یہ ہے "

بعض علماء وقوع خلف وعید کے قائل ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ خلف وعید خاص ہے اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں خلاف واقع کو، سووہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا جنس کو مستلزم ہے اگر انسان ہوگا تو حیوان بالضرور ہوگا لہذا وقوع کذب کا معنی درست ہو گئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو پس بناء علیہ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نا کہنا چاہیئے

اللہ تعالی کی شان کریمی دیکھئے کہ ایسے لوگوں پر آسمان نہیں ٹوٹ پڑا

ساجد نے محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی عبارت پر جو عنوان قائم کر کے یہ تاثر دینے کی کوشیش کی ہے کہ علامہ نے جو الزام (وقوع کذب باری تعالی) گنگوہی صاحب پر لگایا ہے گنگوہی صاحب اس کے قائل نہیں اور ساجد اس الزام اور علامہ کے استدلال کی تردید کرنے والا ہے،

قارئین اکرام اس بات کو ذہن نشین رکھے تاکہ انے والے صفحات سے آپ کو پتہ چلے کہ آیا ساجد نے علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے الزام کی تردید کی ہے یا اس الزام کا التزام کیا ہے۔

اب آئے علامہ کے استدلال پر ساجد کے تبصرہ کی طرف وہ کہتا ہے نہ فتوی کا سوال اور نہ جواب تھوڑی سی عبارت کا مقصد دوسروں پر الزام دھرنا ہے

نام نہاد دفاع۔۔۔ص296

ساجد اس عبارت میں کہنا چاہتا ہے کہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے، جو الزام دیا وہ تھوڑی (ادھوری) عبارت نقل کرنے سے لازم آتا ہے یعنی کے اتنی عبارت کا مطلب "خدا جھوٹ بول چکا ہے" (معاذ اللہ) درست ہے پر ساجد اس عبارت کے سیاق و سباق یا سائل کے سوال سے کچھ ایسے جملے نقل کرنے والا ہے، جس سے یہ عبارت بھی بے غبار ہو جاگی اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آگے کئی بھی ساجد نے ایسا کیا ہے؟

لہذا ہم اگے چلتے ہیں، تاکہ دیکھا جائے کہ ساجد نے اس الزام کو اٹھایا ہے یا مذہبی خودکشی کی ہے ساجد لکھتا ہے ایک بدبخت شخص کسی ایسی جگہ پر جائے جہاں مختصر اور سادہ لوگ رہتے ہو اور ان سے کہے کہ (معاذ اللہ) اللہ تبارک و تعالی نے قرآن مجید میں نماز سے منع فرمایا ہے اور وہ تھوڑی سی عبارت یہ ہے 'یا ایھا الذین امنو الا تقربوا الصلاۃ "یعنی اے ایمان والوں نہ قریب جاوں نماز کے "قرآن مجید کی عبارت بھی سہی اور اس بدبخت کی بات بھی سہی لیکن وہ اس سازش کے تحت جہنم رسید ضرور ہو گا۔۔ الخ (نام نہاد دفاع اہل سنت ص296)

قارئین جب بھی اہل سنت کے علماء وہابیہ دیابنہ کا کالا چیٹا کھولتے ہے، ان کے گستاخانہ وکفریہ عقائد کا بھنڈا پھوڑتے ہیں، تب سب سے

پہلے وہابیہ کا جواب یہ ہی ہوتا کہ عبارت ادھوری نقل کی گئی، یہ رٹا انہے سادہ لوح کو الجھانے اور تھانوی صاحب کے حصہ میں آنے والے بے وقوفوں کو مزید بے وقوف بنانے کے لئے سیکھایا گیا یے، خیر ساجد کی اس عبارت سے بھی یہ ثابت ہوا کہ علامہ نے گنگوہی کی ادھوری عبارت نقل کر کے کفریہ مضمون بنالیا ہے، بالفظ دیگر علامہ نے جتنی عبارت نقل کی یے اس کا وہ ہئ مطلب ہوتا یے جو علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب بتا رہے ہے جیسا کہ ساجد نے اپنی اُسی تحریر میں اس کا واضح لفظوں (اس بد بخت کی بات بھی سہی) میں اقرار کیا ہے

نوٹ: اب تک ساجد نے فتوی کا سوال یا گنگوہی کی عبارت کا سیاق و سباق پیش نہیں کیا جیسا کہ اس نے اپنے عنوان و پیچھلی دو تحررات میں تاثر دیا تھا، خیر ہو سکتا یے اگے پیش کر دے اس لئے ہم اگے بڑھتے ہے، اسی کے اگے ساجد لکھتا یے دوم حقیقتہ عبارت میں کچھ بھی نہیں، یہ وہ ہی بات ہے جو اوپر بیان ہو چکی اور جس کو ہم نے علامہ سعیدی کی عبارت سے ثابت کیا ہے، لیکن چونکہ بریلوی جماعت کے علماء اور مصنفین حضرات کا میدان اور مخاطب ان کی سادہ لوح اور جاہل عوام ہے، اس لئے مخالفین کی عبارت کا ایک تکڑا لکھ کر اس کے ساتھ اپنے مخصوص الفاظ شامل کر

کے ایسے انداز سے بیان کرتے ہیں پس خدا کی پناہ

(نام نہاد دفاع اہل سنت ص296)

اس عبارت میں تین پوائنٹ ہے لہذا ہم اس عبارت کو تین حصوں میں بانٹ کر علیحدہ علیحدہ تبصرہ کرتے ہیں ان شاء اللہ

ا۔۔ حقیقتہ عبارت میں کچھ نہیں

۲۔۔۔ یہ وہی بات ہے جس کو علامہ سعیدی کی عبارت سے ثابت کیا ہے

۳۔۔۔ مخالفین کی عبارت کا ایک ٹکڑا لیکر اس کے ساتھ اپنے مخصوص الفاظ شامل کر کے اسے غلط انداز میں بیان کرنا

ا۔۔۔ میں جناب نے کمال ہی کر دیا کہتا ہے عبارت میں حقیقتہ کچھ نہیں

سچ میں ؟

تو پھر بتایا جائے کہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی نقل کردہ عبارت بے غبار تھی تو پہلے تمہارا علامہ پر ادھوری عبارت کو نقل کرنے کا الزام تمہیں کیا فائدہ پہنچاتا ہے ؟؟

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ دیوبندی مناظرین اپنے بڑوں کے کفر کے دفاع میں ہمیشہ خود سے جنگ کرتے نظر آتے ہیں، جس کا نظارہ

یہاں پر بھی دیکھنے مل رہا ہے ؟

پھر تمہارے اس قول عبارت میں حقیقتہ کچھ نہیں کے بعد تمہارے پہلے قول اس بدبخت کی بات بھی سہی کا کیا بنا؟

علامہ صاحب کی بات تو یہ تھی گنگوہی صاحب کی عبارت میں اللہ تعالی کے لیے وقوع کذب مانا گیا ہے

جس کی تائید تم نے اس جملہ اس بدبخت کی بات بھی سہی سے اور اِس جملے سے کی تھی اس انداز سے جو ثابت ہوتا یعنی وقوع کذب باری تعالی اس سے خدا کی پناہ

اور اب خود سے جنگ کرتے ہوئے کہتے ہوں عبارت میں کچھ نہیں

اس کا فیصلہ تو خود ساجد کرے کہ اس نے پہلے جھوٹ سے کام لیا یا اب لے رہا ہے؟

ہم اگے بڑھتے ہے

۲...میں تم نے کہا" یہ وہ ہی بات ہے جس کو علامہ سعیدی کی عبارت سے ثابت کیا گیا"

تم نے پوری کتاب میں علامہ سعیدی صاحب کی دو باتیں پیش کی

ا۔۔ مغفرت مشرکین کا تحت قدرت ہونا

۲۔۔ اشاعرہ کا خلف وعید صوری کا مذہب نقل کرنا

تو بتایا جائے کہ گنگوہی صاحب کی عبارت میں دونوں میں سے کونسی مراد ہے؟

اگر پہلی مراد بتاوں تو، گنگوہی صاحب کی عبارت میں ہے **بعض علماء وقوع خلف وعید کے قائل ہے** "تولازم آیاکہ **بعض علماء** مغفرت مشرکین کے وقوع کے قائل تھے جو تمہارے نزدیک وقوع کذب کو مستلزم ۔۔دفاع ص 271 اور ایسے کے کفر میں شک کرنے والا تمہارے نزدیک بھی کافر۔۔دفاع۔۔ص 269

لہذا اس مراد پر گنگوہی صاحب کافر ٹھہرتے ہے، اب اگر تم کہوں خلف صوری مراد ہے تو یہ بھی کئی وجوہات سے باطل

اول۔۔۔تمہارے نزدیک خلف صوری، حقیقی ہی کذب ہوتا ہے جیسے کہ تم نے اپنی رسالہ خنجر رضا۔۔۔ص ۴ پر امام رازی کے فتوی سے

استدلال کیا تو اب تم کس منہ سے گنگوہی صاحب کی مراد یہاں کذب صوری بتائے سکتے ہوں، اور بتا بھی دو تو وہ تمہیں کب فائدہ پہنچا سکتی ہے ؟

دوم۔۔۔گنگوہی کی عبارت میں کذب صوری نہیں

سوئم۔۔۔۔وہاں پر بحث ہی کذب حقیقی کی ہے، سائل نے سوال کیا کہ دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے ہیں، پھر تیسرا شخص کہتا ہے کہ "میں نے کب کہا کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں""

اسی تیسرے شخص کے متعلق گنگوہی صاحب سے سوال ہوا، اسی کی تکفیر بلکہ اسے سخت جملہ کہنے سے روکنے کے لئے گنگوہی صاحب نے وقوع کذب باری تعالی کو بعض

علماء کا مذہب بتایا، گنگوہی صاحب اپنے جواب میں لکھتے ہے اگر چہ شخص ثالث نے تاویل آیت میں خطاکی۔۔۔الخ

گنگوہی صاحب کی مراد کذب صوری ماننے کی صورت میں اس عبارت کا مطلب بنائے گا کہ کذب صوری کے وقوع کا قائل ایات کی تاویل میں خطا کار ہے، جب کہ ساجد بھی بقول اس کے کذب صوری کے وقوع کا قائل ہے دیکھو خنجر رضا۔۔ص ۱۴

پھر گنگوہی صاحب کہتے ہیں خلف وعید خاص ہے اور کذب عام کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو۔۔۔الخ

قول خلاف واقع کو بار بار پڑھے۔۔۔خلاف واقع کذب صوری میں ہوتا ہے یا کذب حقیقی میں ؟؟؟

یقیناً کذب حقیقی میں لہذا کذب صوری کی ممکنہ تاویل کا دروازہ بند ہوا۔

پھر آجناب نے اپنا پچھلا جواب بھول کر خود کذب باری تعالی کو قبول کر لیا ہے، ثبوت حاضر ہے ساجد لکھتا ہے اب جھوٹ یا کذب کیا ہے ؟کذب بولتے ہیں خلاف واقع کو(قارئین اکرام گنگوہی صاغب کی جو عبارت ساجد نے نقل کی یے اسے بار بار پڑھے گنگوہی صاحب نے بھی کذب کی یہ تعریف بتائی یے اور اسی کے قائل کی تکفیر سے منع کرتے ہوئے ان کو اپنے بڑوں میں شمار کیا ہے کہ نہیں ؟؟)

ساجد لکھتا ہے جھوٹ یا کذب چونکہ عموماً انسانی طبائع کے مخالف ہوتا ہے اس

لئے اس کو عام طور پر برا کہا جاتا ہے حلانکہ بعض خاص موقعوں پر جھوٹ کہنا اعلی درجہ کی مصلحت اندیشی سمجھا جاتا ہے اس کا یہ ہئ سبب ہے کہ بعض اوقات جھوٹ کے ساتھ جو مصلحتیں اور محاسن وابستہ ہوتی ہے ان سے انسان غافل ہوتا ہے اور اگر کوئی موقع ایسا پیش بھی آجائے تو جھوٹ کو مستحسن کہنے میں وہ جھجھکتا ہے کیونکہ بچپن ہی سے ماں باپ اور اساتذہ کی تلقین سے اس کے دل میں صداقت کی تعریف اور جھوٹ کی مذمت بیٹھ جاتی ہیں اور اس کو اعلی درجہ کی بری چیز سمجھتا ہے مثال کے طور پر آپ ایک آدمی کو یہ کہیں کہ آپ نے خلاف واقع بات کی ہے تو اس کو غصہ نہیں آے گا اور اگر آپ نے اسے کہا ہے کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے تو فوراوہ غصہ سے لال پیلا ہو جاے گا۔ (دفاع ---ص298)

قارئین آپ کو یاد ہو گا کہ یہ بزیم خویش مناظر نے بحث شروع کی تھی علامہ عبد حکیم شرف قادری صاحب کا دعوی گنگوہی صاحب وقوع کذب باری تعالی کے قائل کو غلط ثابت کرنے لئے پہلے ادھوری عبارت کا رونا رویا پھر اسی عبارت کو درست کہا اب یہ مخبوط الحواس جھوٹ کی مصلحتیں و محاسن بیان کرر ہا ہے۔۔۔۔۔ یہ کہتا ہے کہ ہم جھوٹ کو اعلی درجہ کی بری چیز سمجھتے ہیں وہ اس لئے کیونکہ بچپن ہی سے اساتذہ اور ماں باپ نے اس کی مذمت دل میں بیٹھا دی ' ورنہ بعض خاص مواقع پر جھوٹ کہنا اعلی درجہ کی مصلحتیں اور محاسن وابستہ ہوتی ہے۔

توکیا اللہ تعالی بھی بعض خاص موقعوں پر جھوٹ بولتا ہے ؟ معاذاللہ

اگر نہیں تو یہ علامہ گری کا کیا مطلب ؟

ہاں تو پردہ اٹھ گیا

اس سوال کا جواب بھی ساجد نے دوٹوک لفظوں میں دیا ہے اس کی آخری لائن با غور پڑھے وہ لکھتا ہے مثال کے طور پر آپ ایک آدمی کو یہ کہیں کہ آپ نے خلاف واقع بات کی ہے تو اس کو غصہ نہیں آئے گا اور اگر آپ نے اسے کہا کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے تو فورا وہ غصہ سے لال پیلا ہو جائے گا

ساجد کہنا چاہتا ہے ہم اہل سنت نے دیوبندیوں کے عقیدہ خدا جھوٹ بول چکا کی تعبیر غلط پیش کی، وہ یہ عقیدہ تو رکھتے ہیں پر اس کی تعبیر خدا خلاف واقع بات کر چکا ہے سے کرتے ہیں اگر کسی کو ہماری نقل کردہ عبارت سے اطمینان نہ ہوا تو ہم آگے ساجد سے انہی لفظوں کے ساتھ دوسری عبارت بھی پیش کریں گے۔

اب ہم آتے ہیں ساجد کی اگلی عبارت کی طرف تاکہ قارئین پر واضح سے واضح تر ہو جائے کہ ساجد وقوع کذب کی نفی کر رہا ہے یا اثبات

ساجد عنوان بندھتا ہے پس جھوٹ بولتے ہیں خلاف واقع کو

اس عنوان کے تحت لکھتا ہے اور جھوٹ ایک جنس ہے نمبر (۱) کبھی وہ وعدہ کی صورت میں ہوتا (۲) کبھی وہ خبر کی صورت میں اور (۳) کبھی وہ خلف وعید کی صورت

میں یعنی یہ مذکورہ تینوں چیزیں جھوٹ کی قسمیں ہیں پس ان تینوں مذکورہ چیزوں کا وجود اپنی جنس کے بغیر ناممکن ہے

اور وہ ہے جھوٹ یعنی خلاف واقع بات نوع جب ہوگی تو اس کی جنس لازمی ہوگی۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ * خلف وعید جھوٹ کی قسم ہے جب وہ ہوگی تو کذب لازمی ہوگا کیونکہ نوع اپنی جنس کے بغیر ہونا ناممکن ہے *،

پھر لکھتا ہے۔۔۔۔

فتنہ پرور لوگوں کا کام ہوتا ہے انتشار پھیلانا علمی اصطلاحات و علمی حقیقتوں سے ان کو کیا غرض (دفاع۔۔۔۔ص 297)

قارئین بزیم خویش علامہ کی علامہ گری پر قربان جائے، یہ آئے تو تھے وقوع کذب کا انکار کرنے پر لگے کذب کی خوبیاں بیان کرنے پھر اس سے بھی دل نا بھرا تو اب واضح تصریح کر رہے ہے کہ خلف وعید کذب کی قسم ہے اور خلف وعید ہوگی تو کذب ضرور ہوگا۔

بالفظ دیگر ساجد کا کہنا پے کہ خلف وعید و کذب مترادف ہے لہذا گنگوہی صاحب نے جن کو وقوع کذب کا قائل کہے کر مسلمان بتایا اور وقوع کذب باری تعالی کے مسئلہ کو مسلمانوں کا اختلافی مسئلہ گنایا وہ بلکل درست یے۔۔۔۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کا دعوی اس سے زیادہ کچھ بھی نا تھا۔

اب آپ حضرات سوچ رہے ہوگے کہ جب ساجد کو بھی وقوع کذب باری تعالی کا اقرار تو پھر ساجد کو حضرت عبد حکیم شرف قادری صاحب سے اختلاف کیا یے، تو آیے ہم آپ کو بتاتے ہے اس کی اخری لائن باغور ملاحظہ کرے وہ لکھتا ہے فتنہ پرور لوگوں کا کام ہوتا ہے فتنہ انتشار پھیلانا علمی اصطلاحات یا علمی حقیقتوں سے ان کو کیا غرض

اس سے پہلے لکھا ایک آدمی کو یہ کہے کہ آپ نے خلاف واقع بات کی ہے تو اس کو غصہ نہیں آے گا اور اگر آپ نے اسے کہا کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے تو وہ غصہ سے لال پیلا ہو جاے گا۔

تو ساجد کے بھی لال پیلا ہونے کی وجہ یہ ہی ہے کہ علامہ نے دیوبندیوں کا عقیدہ بتاتے ہوئے کہا یہ وقوع کذب باری تعالی کے قائل ہے اور ساجد کہتا یے کہ یہ ہمارا عقیدہ ضرور ہے پر اس کی یہ تعبیر نا کرو بلکہ یوں کہو کہ دیوبندی خدا تعالی کے خلاف واقع بات کرنے کے قائل ہے یا خلف وعید کے قائل ہیں یہ ہے تو ایک ہی بات پر اطلاق وقوع کذب باری تعالی کا درست نہیں اور اسی اطلاق کی بنا پر وہ علامہ صاحب پر لال پیلا ہوئے جا رہا ہے، خیر ہم ساجد کے اگے جملہ کی طرف بڑھتے ہے ساجد لکھتا ہے۔

عبدالحکیم شرف قادری صاحب یہ بھی لکھتے ہیں

خلف وعید کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جن گناہوں پر سزا سنائی انہیں معاف

فرمادے، قیامت کے دن اللہ تعالی بے شمار مجرموں کو معاف فرمائے گا اب اگر خلف وعید کا معنی جھوٹ ہے تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ قیامت کے دن اللہ تعالی جھوٹا ہو جائے گا۔

قارئین: یہ احمد رضا خان والی بڑھ ہے جس کا جواب ہم شروع میں احمد رضا خان کی تحریروں سے دے چکے ملاحظہ فرمائیں خلف وعید کا معنی اور اس کی حقیقت

خلف (ع) وعدہ خلافی، خلاف وعدہ کرنا (حسن اللغات فارسی، اردو ص 252)

نمبر۲ وعید (ع) برا وعدہ، سزا دینے کا وعدہ، دھمکی ڈراوا (حسن اللغات ص 949)

جناب احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں

خلف بایں معنی کہ متکلّم (بات کرنے والا) ایک بات کہہ کر پلٹ جائے اور جو خبر دی تھی اس کے خلاف عمل میں لائے بلاشبہ اقسام کذب ہے کہ کذب نہیں

قارئین اب آپ غور فرمائیں کہ وعدہ خلافی کرنا یا جو خبر دی تھی اس کے خلاف عمل میں لانا "جھوٹ کی قسموں سے ہے یا نہیں" اور احمد رضا خان بریلوی کیا فرماتے ہیں؟ جھوٹ بولتے ہیں واقع کے خلاف کرنے کو، کیا کہوں فقط دفاع ص ۲۹۸

قارئین اکرام علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب اپنی عبارت میں یہ کہے رہے ہیں کہ تمہارا (دیوبندیوں) اشاعرہ کے خلف وعید کو کذب کی دلیل بنانا باطل ہے کیونکہ اگر وہ کذب ہے تو بات صرف قدرت تک نہیں رہتی بلکہ وقوع کذب تک پہنچتی ہے،

علامہ کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خلف وعید صوری کذب نہیں اس پر ساجد غصہ سے لال پیلا ہو کر اپنی مادری زبان استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ احمد رضا والی بڑ ہے پھر لغات اور امام اہل سنت (علیہ رحمہ) کی عبارت سے خلف وعید کا معنی نقل کرتا ہے۔

قارئین اس بحث کو بار بار بغور پڑھے اور ساجد صاحب کے واضح اعتراف جرم کا نظارہ ملاحظہ کرے، اب تک دیوبندی اور خود ساجد کہتا تھا کہ ہم (دیوبندی) وقوع کذب کے قائل نہیں بلکہ ہم ایسے کی تکفیر کرتے ہیں اور اس کی بھی جو اس کے کفر میں شک کرے پر وہ دیوبندی ہی کیا جو متضاد باتیں نہ کرے وہ دیوبندی ہی کیا جو ۲ منہ کا سانپ نہ ہو، جیساکہ اسی رسالہ میں ساجد نے وقوع کذب کے قائل پر فتوی کفر دیا اور اس عبارت میں وقوع کذب کو پوری شد مد کے ساتھ مان رہا ہے اور عجیب تماشہ تو یہ کہ آیا تھا وقوع کذب کی نفی کرنے پر اس کا خصم جب وقوع کذب کی یہ کہے کر * اگر خلف وعید کا معنی جھوٹ ہے * کی تردید کرتا ہے یعنی کہ علامہ صاحب کے نزدیک اشاعرہ جس خلف وعید کے قائل تھے اس کا معنی جھوٹ نہیں تو ساجد اس کو * بڑ * کہے کر رد کرتا ہے بلکہ بزیم خویش خلف وعید کا معنی جھوٹ بھی ثابت کرتا ہے۔

خلاصہ بحث، اشاعرہ گناہ کبیرہ کے مرتکیب جو بغیر توبہ کے مر جائے اس کی بنا حساب کتاب کی بخشیش کو خلف وعید کہتے تھے اور اسے انشاء تخویف پر یا وعید کو عدم عفو سے مشروط کہتے تھے، لہذا علامہ نے اس کے کذب ہونے کا انکار کیا دوسری

طرف ساجد نے اسے * بڑ * کہتے ہوئے کہا * نہیں جی یہ کذب ہی ہے * اب جب یہ کذب ہی ہے تو ساجد وقوع کذب کا قائل ہوا کیونکہ بخشیش فساق کا وقوع بروز قیامت ہوگا بالفظ دیگر ساجد کے عقیدہ کے مطابق کذب کا وقوع ہوگا جیسا کہ اس نے ایک صحفہ پہلے بھی کذب کو خلف وعید کی جنس بتایا اور کہا کہ نوع (خلف وعید) کا وجود بغیر جنس کے ناممکن ہے یعنی کے خلف وعید ہوگی تو کذب ضرور ہوگا اور فساق کی بخشیش کا وقوع نصوص سے ثابت بالفظ دیگر خلف وعید ہوگی لہذا کذب بھی ضرور ہوگا۔

ساجد کے اتنے واضح اقرار کے بعد اب بھی کوئی شبہ باقی رہے گیا ہو تو اس کی اگلی عبارت بھی ملاحظہ کرے جہاں اس نے کہا ہے اللہ تعالی اپنی سزا کے خلاف کرے گا لیکن مسلمان اسے جھوٹ سے تعبیر نہیں کرتے (یعنی کے جھوٹ کا اطلاق نہیِ کرتے) کیونکہ بچپن ہی سے مسلمانوں کے دل میں ان کے ماں باپ و اساتذہ نے جھوٹ کی مذمت بیھٹادی ہے،اس لئے مسلمان اسے قبول نہیں کرے گا لہذا انہے یہ ہی عقیدہ کسی دوسرے نام سے پیلایا جائے جیسا کہ ساجد اس کے پہلے کہے چکا ہے بلکہ کچھ مہذب انداز میں کہتا ہے جیسے اللہ تعالی خلاف واقع بات کرے گا عبارت یہ ہے

اللہ تعالی فرماتا ہے

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزا وہ جھنم خالدا فیھا (النساء ۹۳)

اور جو کوئی کسی مومن کو قصدا قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ

ہمیشہ رہے گا۔ دفاع ص ۲۹۸

پھر مزید ایک آیت شریف نقل کرتا ہے

مایبدل القول (ق ۲۹)

میرے یہاں بات نہیں بدلتی

پھر لکھتا ہے آیت النساء ۹۳ میں ہے سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا" یہ وعید ہے یعنی سزا دینے کی خبر، اب اللہ تعالی اپنے سزا کی خبر کے خلاف کرتے ہوئے مجرم یا گنہگار کو بخش دے تو اس کو بولتے ہیں "خلف وعید "یعنی سزا کی خبر کے خلاف کرنا (اسے ہی ساجد نے پچھلے صفحات میں جھوٹ کہا ہے) گو مسلمان اس بخشیش کو جھوٹ سے تعبیر نہیں کرتا لیکن (سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا) کی خبر کے خلاف تو ہے۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے "مومن کے قاتل کو اللہ تعالی نے وعید (سزا دینے کا وعدہ) سنائی کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس کے خلاف ہو گا تو

وہ خلف وعید ہو گا یعنی کے بقول ساجد وعدہ خلافی

پھر ساجد نے امام اہل سنت علیہ رحمہ کا خلف وعید کا معنی اپنی تائید میں نقل کیا وہ یہ ہے متکلّم ایک بات کہے کر پلٹ جائے اور جو خبر دی تھی اس کے خلاف عمل میں لائے بلاشہ اقسام کذب ہے۔

اب اس آیات میں متکلّم اللہ تعالی، خبر دی قاتل مومن کو ہمیشہ جہنم میں رکھے گااس کے خلاف ہو گا کہ نہیں ؟تو یقینا ہو گا تو بقول ساجد اس کے خلاف عمل کیا جاے گا جو جھوٹ ہے لہذا گنگوہی صاحب کی زبان میں وقوع کذب کا معنی درست ہو گیا۔

الحمدللہ ہم ساجد کی پچھلی تحریرات سے ثابت کر آئے کہ ساجد نے مسئلہ وقوع کذب باری تعالی میں سنیوں سے نفس مسئلہ میں نہیں بلکہ وقوع کذب کے اطلاق یعنی تعبیر میں اختلاف کیا ہے بالعظ دیگر اس نے دیوبندیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس بات کا کھل کر اقرار کیا کہ خدا جھوٹ بول چکا اور بولے گا کے وہ اور اس کی پارٹی قائل ہے بس مذکورہ بالا عقیدہ کی تعبیر وہ ایسی نہیں کرتے

قارئین کی سہولت کے لئے تعبیر کا انکار نفس مسئلہ کا اثبات ہوتا ہے پر ہم دیوبندیوں کے گھر سے ایک حوالہ پیش کیے دیتے ہے۔

جامع الفتاوی ص 61 پر ایک سوال کا جواب دیا گیا جسے ہم یہاں نقل کئے دیتے ہے

سوال : زید کا اعتقاد ہے اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے لیکن بعض باتیں ایسی ہیں کہ جن وہ نہیں کرتا مثلا وہ جھوٹ نہیں بولتا مگر یہ بات اس کی قدرت سے باہر نہیں یہ صحیح ہے کہ ادب کی بنا پر ایسا نہ کہیں لیکن حقیقت یہ ہی ہے ؟

تبصرہ۔۔۔سائل نے سوال زید کے متعلق سوال کیا ہے کہ اس کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بولتا نہیں پر بول سکتا ہے ہاں تقاضا ادب یہ ہے کہ ایسا " جھوٹ بول سکتا ہے یا

جھوٹ تحت قدرت ہے نہیں بولنا چاہیے لیکن حقیقت یہ ہی ہے۔

جواب دیا گیا یہ خیال صحیح ہے (جھوٹ بو سکتا ہے بالفظ دیگر کذب تحت قدرت ہے)مگر تعبیر میں احتیاط کرنا چاہئے خصوصاّ جہلا کے سامنے

یعنی خدا جھوٹ تو بول سکتا ہے پر ایسا کہنا نہیں چاہئے ۔۔۔اب ساجد کی پچھلی تحریرات باغور پڑھے اس نے بھی شد مد کے ساتھ وقوع کذب ثابت کر کے یہ کہا کہ کوئی مسلمان اللہ تعالی کی خبر کے خلاف کرنے کو جھوٹ سے تعبیر نہیں کرتا(حالنکہ وہ ہے تو جھوٹ ہی)

جامع الفتاوی کی عبارت کی روشنی میں یہ یوں ہوگی

سوال ۔۔۔ساجد کا اعتقاد ہے کہ خدا تعالی جھوٹ بول چکا بولتا ہے بولے گا یہ صحیح ہے کہ ادب کی بنا ایسا نہ کہیں لیکن حقیقت یہ ہی ہے ؟

جواب ہو گا یہ خیال صحیح ہے لیکن تعبیر میں احتیاط کرنا چاہئے خصوصاّ جہلا کے سامنے

اب اگر آپ سوچ رہے ہو گے کہ پھر کیا کہا جاے ؟

تو ہم نے ساجد کی عبارت پچھلے صفحات میں نقل کی ہے یاد دہانی کے لئے ہم مختصرا یہاں بھیٔ بیان کئے دیتے ہیں ساجد کہتا ہے ایک آدمی کو یہ کہے کہ آپ نے خلاف واقع بات کی ہے تو اس کو غصہ نہیں آے گا اور اگر آپ نے اسے کہا کہ آپ نے جھوٹ بولا

ہے تو وہ غصہ سے لال پیلا ہو جاے گا تو بقول ساجد اس مقام پر یہ کہنا چاپیے کہ اللہ تعالی خلاف واقع بات کرتا ہے کر چکا ہے کرے گا۔۔۔ معاذاللہ

پھر ساجد اس عقیدہ میں منفرد نہیں بلکہ دیوبندیوں نے کئی کتب میں اس کی تصریح کی ہے بطور نمونہ ہم کچھ عبارات پیش کرتے ہیں آئندہ ضرورت پڑھی تو ان کی مزید عبارات پیش کی جاے گی ان شاءاللہ

دیوبند کے ایک اور محقق صاحب اپنی کتاب "علماء دیوبند پر زبیر علی زئی کے الزامات کے جوابات "" کے ص ۳۰ پر مسئلہ امکان کذب کے عنوان کے تحت لکھتے ہے

مسئلہ امکان کذب کا سادہ سا مفوہم یہ ہے کہ

اللہ تعالی جس طرح ہر چیز پر قادر ہے اسی طرح اپنے دئے ہوئے حکم کے خلاف کرنے پر بھی قادر ہے اللہ تعالی کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا اپنی بات کے خلاف کرنا عام حالات میں جھوٹ کہلاتا ہے مگر جب اللہ تعالی ایسا کرے تو اسے جھوٹ نہیں کہے سکتے

قارئین بار بار اس عبارت کو پڑھے۔۔۔۔ یہ علامہ صاحب کہتے ہے کہ " اپنی بات کے خلاف کرنا عام حالات میں جھوٹ کہلاتا ہے "

اور

"اللہ تعالی اپنے حکم کے خلاف کرنے پر قادر ہے "

لیکن جب وہ ایسا کرے گا۔۔۔کیسا؟؟

عام حالات میں اپنی بات کے خلاف تو اسے جھوٹ نہیں کہے سکتے

مطلب اللہ تعالی حکم کے خلاف کرنے پر نا صرف قادر ہے بلکہ جب وہ ایسا کرے گا (معاذ اللہ) تو یہ ہوگا تو جھوٹ ہی پر ہم اسے جھوٹ نہیں کہے سکتے

ساجد نے جو بات کہنے کے لیے تقریبا۵ صفحات خرچ کئے ہے ان محقق صاحب نے ادھے صحفہ سے بھی کم میں اسے بیان کر دیا۔

۲۔۔۔فتوی رشدیہ میں امکان کذب کے سوال پر ایک جواب دیا گیا ہے وہ یہ ہے * جواب واضح ہوا امکان کذب کہ جو معنی آپ نے سمجھے ہے وہ تو بلا اتفاق مردود ہے یعنی اللہ تعالی کی طرف وقور کذب کا قائل ہونا باطل ہے اور خلاف ہے نص صریح ومن اصدق من اللہ حدیثا

دوان اللہ لا یخلف المیعاد وغیرہما آیات کے وہ ذات پاک مقدس ہے شائبہ نقص کذب وغیرہ سے، رہا خلاف علماء کا جو دربارہ وقوع وعدم وقوع خلف وعید ہے جس کو صاحب براہین نے تحریر کیا وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے اس کی تحقیق میں طول ہے، الحاصل امکان کذب سے مراد دخل کذب تحت قدرت باری تعالی ہے یعنی اللہ تعالی نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے۔۔۔الخ فتوی رشدیہ ص ۹۶

فتوی رشدیہ کی اس عبارت میں علماء کا اختلاف خلف وعید کے وقوع وعدم وقوع میں بتایا گیا ہے (یعنی کے بعض علماء خلف وعید کے وقوع کے قائل ہے)

اور ساجد کہتا ہے کہ خلف وعید نوع ہے کذب کی اور نوع کا وجود جنس (کذب) کے وجود کو مستلزم یعنی کے خلف وعید ہوگی تو کذب ضرور ہوگا۔۔دفاع ص 297

لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی وقوع کذب باری تعالی کو علماء اہل سنت میں مختلف فیہ مانتے ہیں اور اس کے قائل کو اپنا پیشوا مانتے ہیں

اگر ساجد جواب میں کہے کہ اسی عبارت میں اسے صورت کذب کہا گیا اور صورت کذب، کذب نہیں ہوتا تو جواب میں ہم کہے گے بر سبیل تسیلم اس عبارت کا مطلب ہوگا کہ کذب صوری کے وقوع وعدم وقوع میں علماء کا اختلاف اب سوال یہ ہے کہ کذب صوری کہا کیسے گیا ؟ تو جواب ہوگا بخشیش فساق کو تو کیا ساجد بتانا پسند کرے گا کہ بخشیش فساق کے عدم وقوع کے کونسے علماء قائل ہے ؟

اب اگر ساجد بوکھلاہٹ میں کہے دے کہ یہاں پر اختلاف علماء سے مراد متعزلہ و اہل سنت کا اختلاف ہے تو قطع نظر اس سے کہ دیوبندی متعزلہ کے اہل سنت سے اختلاف کو بھی اب علماء کا اختلاف بیان کرنے لگ گئے کیا کسی نے مسئلہ خلق قرآن میں کبھی ایسی تحریر دیکھی ہے کہ اس میں علماء کا اختلاف یے ؟؟؟ یا کسی نے لکھا ہو کہ بندہ اپنے افعال کا خالق نہ ہونے میں علماء کا اختلاف ہے ؟

ممکن ہے اب سے دیوبندیوں کی کتب میں یہ سب اور سے بھی زیادہ پڑھنے مل جائے جیسے اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالی عنھم کی عصمت میں تحریف قرآن میں علماء کا اختلاف ہیں۔

خیر ویسے یہ بھی تاویل فاسدہ سے زیادہ نہ ہوگی کیونکہ جہاں یہ لکھا ہے کہ "وہ کذب نہیں صورت کذب ہے" ٹھیک اسی کے پہلے یہ جملہ بھی موجود ہے کہ *جس کو صاحب براہین نے تحریر کیا اب دیکھنا یہ ہے کہ صاحب براہین نے کیسے تحریر کیا تو براہین قاطعیہ میں ہے *مسئلہ خلف وعید قدماء میں مختلف فیہ ہوا ہے امکان کذب کا مسئلہ تواب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ خدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں چناچہ در مختار میں ہے"۔۔۔الخ

صاحب براہین نے خدماء میں خلف وعید کو صاحب درالمختار کے حوالہ سے مختلف فیہ بتایا اب دیکھتے ہیں کہ صاحب ردالمختار نے مذکورہ بالا

اختلاف متعزلہ واہل سنت کے یا اہل سنت ہی کے مابین بتایا ہے۔

ردالمختار میں ہے

هل يجوز الخلف فى الوعيد فظاهر مافى المواقف و المقاصد ان الاشاعره قائلون يجواز لا ئه لابعد نقصا بل جودا كرما و صرح الفتازى وغيره بان المحققين على عدم جواز و صرح النسفى بائه

الصحیح لا ستحالتہ علیہ تعالی لقولہ و قد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول لدی و قولہ تعالی ولن یخلف اللہ وعدہ ای وعید گ

ترجمہ: خلف وعید جائز؟ تو شرع مواقف اور شرح مقاصد کی ظاہری عبارت سے پتا چلتا ہے کہ اشاعرہ اس کے جواز کے قائل ہیں اس لئے کہ وہ نقص نہیں بلکہ کرم ہے اور علامہ تفتازانی وغیرہ نے وضاحت کی ہے کہ محققین اشاعرہ عدم جواز کی طرف گئے ہیں اور نسفی نے لکھا ہے کہ یہی صحیح ہے کیونکہ خلف وعید اللہ تعالی کے لئے محال ہے ارشاد باری تعالی ہے میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا چکا میرے یہاں بات بدلتی نہیں

لیجئے صاحب درالمختار نے مسئلہ خلف وعید میں اہل سنت کا اختلاف بتا کر ساجد کی ممکنہ تاویلا فسادہ کا رد کر دیا

پھر بھی ساجد اسی ضد پر آڑا رہے کہ اس عبارت میں خلف وعید کے وقوع و عدم وقوع کا ذکر ہے اور خلف وعید کذب نہیں تو ہم ساجد کو یاد دلا دے کہ یہ کچھ علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب علیہ رحمہ نے تقدیس الوہیت میں کہا تھا جیسے تم "احمد رضا خان والی بڑھ" کہے چکے تو کیا اب تم بھی بڑھ مارنے کا ارادہ کر چکے ہو اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتے ہو کہ یہ بڑھ فتوی رشدیہ میں بھی ماری گئی ہے؟۔

پھر قابل غور بات یہ ہے فتوی رشیدیہ والا کذب صوری کہے کسے رہا ہے؟

توجواباً عرض ہے کہ جیسے وہ کذب صوری کہتا ہے اسی ہی کے متعلق کہتا ہے کہ الحاصل امکان کذب سے مراد دخُل کذب تحت قدرت باری تعالی ہے

اگر ساجد یہاں بھی کذب صوری کی تاویل کرے تو قطع نظر اس سے کہ ساجد کے نزدیک کذب صوری کذب حقیقی ہی ہوتا ہے تو فتوی رشیدیہ والا اسے محال بالغیر کیوں مانتا ہے؟

ساجد کی اس ممکنہ تاویل فاسدہ کا دروزہ اسی عبارت کے اگے کا جملہ بند کر دیتا ہے اور وہ یہ ہے یعنی اللہ تعالی نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے ، اگر چہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کوئی شئ ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو

لیجئے فتوی رشیدیہ والے کے نزدیک وعدہ (مطیع کو انعام دینا) وعید (بقول ساجد عفو مشرکین) پر قدرت ہی کذب پر قدرت ہے اور اسی

کذب کے وقوع وعدم وقوع میں وہ علماء کا اختلاف بتا رہا ہے گوکہ اس کے نزدیک اس کا وقوع محال ہے۔

لہذا ہمیں کہنے دیجئے کہ یہ عبارت بھی اپنے مفوہم (وقوع کذب باری تعالی میں علماء اہل سنت کا اختلاف ہے) میں صریح ہے۔

۳۔۔ دیوبندی امام سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہے * (اللہ تعالی) بڑے سے

بڑے گنہگار حتی کے کافر و مشرک کو جنت میں داخل کر دے یقیناوہ اپنے اختیار سے ایسا کر سکتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ وہ کرے گا ہر گز نہیں کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے۔

(تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین ص ۱۳۹)

سرفراز صاحب کے نزدیک بڑے سے بڑا گناہ گار جنت میں داخل ہو تو اللہ تعالی جھوٹا ہو جائے گا (معاذ اللہ) حالنکہ کافر و مشرک کو چھوڑ کر ہر بڑے سے بڑا گناہ گار جلد یا دیر سے جنت میں ضرور داخل ہو گا۔

اب ساجد بتائے کیا سرفراز صاحب فساق کی مغفرت کے مطلقا منکر ہے ؟

اگر ہاں تو یہ مذہب متعزلہ کا ہے لہذا سرفراز صاحب کا متعزلی ہونا مبارک ہو اور نا تو سرفراز صاحب کی عبارت کی روشنی میں فساق کی بخشیش کا وقوع، کذب الہی کے وقوع کو مستلزم ہے لہذا آپ کے امام اہل سنت بھی وقوع کذب باری تعالی کے قائل قرار پائے

۴۔۔ دیوبندیوں کے رئیس المناظرین مرتضی در بھنگی صاحب بقول ان کے امام اہل سنت رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھتے ہوئے لکھتے ہے

محقیق دوانی کا ایسا جواب دینا کہ جس کی وجہ سے جواز خلف فی الوعید لازم نہ آئے یہ جواب صحیح ہو یا نہ ہو، یہ امر آخر ہے لیکن ان کی تاویل سے اس شخص کا مذہب جو جواز الخلف فی الوعید کا قائل ہے نہیں بدل سکتا، فتوے اس کے باب میں مقصود ہے کہ وہ

وقوع کذب کا قائل ہو کر کافر ہوا یا نہیں

خلاصہ کلام۔۔۔ محقق دوانی علیہ رحمہ نے مجوزین خلف وعید کی تاویل کی تھی کہ وہ خلف وعید سے مراد وعید کو مشیت پر مبنی مانتے ہیں جس سے مجوزین پر جواز خلف الوعید(حقیقی) لازم نہیں آتا(ہم نے پچھلے صفحات میں بھی نقل کی ہے)

اس پر در بھنگی صاحب کہتے ہیں کہ ان کی یہ تاویل درست بھی ہو تو اس سے ان اشاعرہ کا مذہب نہیں بدل سکتا اور یہ تاویل ان کو فائدہ نہیں

پہنچا سکتی کیونکہ اس سے ان کا مذہب نہیں بدل سکتا لہذا وہ پوچھتے ہیں کہ جب خلف صوری کی تاویل فائدہ نہیں پہنچا سکتی تو ان کا مذہب خلف حقیقی (وقوع کذب) کا ہوا تو اب وہ آپ (امام اہل سنت) کے نزدیک وقوع کذب کے قائل ہو کر کافر ہوئے کہ نہیں؟

تبصرہ۔۔۔ قارئین ہمارے نزدیک تو تکفیر جب تک جائز نہیں جب تک کلمہ میں پہلو اسلام موجود ہو، اور یہاں پر خلف صوری کی تاویل موجود (جبکہ قائل سے بھی ایسی تاویلات مل جاتی ہے) لیکن چونکہ در بھنگی صاحب کے نزدیک یہ تاویل نہ ان کو فائدہ پہنچاتی ہے نہ ان کا مذہب بدل سکتی ہے تو لازما در بھنگی صاحب کے نزدیک اشاعرہ وقوع کذب کے قائل قرار پائے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ در بھنگی صاحب اور دیوبندیوں کے نزدیک کافر بھی ہے یا

مسلمان؟

تو جواباً عرض ہے کہ دیوبندی اور در بھگنی صاحب مجوزین خلف وعید کو مسلمان مانتے ہیں گویا کہ وہ وقوع کذب کے قائلین کو مسلمان مانتے ہیں۔

پس اس سے زیادہ گنگوہی صاحب کے فتوی میں اور کچھ نہ تھا، جس سے اب تک ہر چھوٹا بڑا دیوبندی انکار کرتا رہا ہے لیکن بعد ان حوالاجات کے ثابت ہوا کہ ان کا وہ انکار بطور تقیہ تھا اور وقوع کذب کے قائل پر فتوی کفران کے مغالطوں میں سے ایک مغالطہ

پھر خنجر رضا۔۔۔الخ ص ۴ پر ساجد نے اہل سنت کا امکان کذب ثابت کرنے کے لئے دیگر علماء اہل سنت کی عبارات نقل کیا جن میں سے

۳۔۔۔فتوی فیض رسول

۴۔۔۔انوار جمال مصطفی

۵۔۔۔جمع الفوائد شرح العقائد

۶۔۔۔شرح مسلم جلد ۴ کی عبارات ہے ان سب کا حاصل ہے کہ تعذیب صالحین وعفو کفر داخل تحت قدرت ہے

اس کا جواب اوپر تفصیل سے گذر چکا یہاں بس اتنا ہی عرض ہے کہ اس کا تعلق امکان کذب سے نہیں

پھر ساجد "دوسرا پہلو" عنوان کے تحت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمہ کی ایک عبارت تفسیر نعیمی اور ایک جاالحق سے نقل کرتا ہے

ا۔۔۔انبیاء کرام کا جھوٹ بولنا ممکن بالذات اور محال بالغیر ہے۔

۲۔۔اور قرآنی آیات اور متواتر رویات جن سے ان حضرات (انبیاء علیہم السلام) کا جھوٹ یا کوئی اور گناہ ثابت ہوتا ہو سب واجب التاویل ہیں۔

پھر ان پر تبصرہ کرتا ہے اب علماء بریلویہ سے سوال ہے کہ انبیاء اکرام علیہم السلام سے کون سے گناہ صادر ہوتے ہیں؟

کچھ آگے پوچھتا ہے اب شمیم رضوی بتائے ان میں کون سا جھوٹ انبیاء اکرام سے صادر ہوا جس کی تاویل واجب ہے؟

پھر ص 7 پر لکھتا ہے کہ اب مفتی احمد یار نے انبیاء علیہم السلام کے لئے امکان کذب بھی مانا اور وقوع کذب بھی

یعنی تفسیر نعیمی کی عبارت امکان کذب اور جاءالحق کی عبارت اس کے نزدیک وقوع کذب کی دلیل ہے"

تو جوابا عرض ہے کہ اولا حضرت کی تحریر میں سے ساجد ان لفظوں کی نشاندہی کرے جن کا مطلب ساجد نے گناہ کا صدور ہونا اور جھوٹ کا صدور ہونا نکالا ہے اور نہیں کر سکتا یقینا نہیں کر سکتا تو چلو بھر پانی میں ڈوب مرے

ثانیہ حضرت تفسیرات احمدیہ (تفسیرات احمدیہ زیر آیت 124 البقرہ موجود ہے)
سے ناقل ہے تو کیا صاحب تفسیرات احمدیہ بھی وقوع کذب کے قائل ہے ؟
نہیں تو وجہ فرق بیان کرو ہاں تو تم اور تمہارے بڑے انہے مسلمان مان کر گنگوہی
کے فتوی وقوع کذب کی تصدیق نہیں کر رہے ہو؟
ہاں تو تم اپنے فتوی سے کافر ہوتے ہو دیکھو دفاع ۲۶۹
اس صورت میں لازم ایا اب تک گنگوہی کے فتوی سے انکار کر کے تم لوگ اپنے
عوام کو بے وقوف بنا رہے تھے
ثلاثتہ، حضرت کی جاء الحق والی عبارت پر تم نے کس بے باکی سے پوچھا
کونسے جھوٹ صادر ہوئے ؟ جو تاویل کرنا واجب ہے
معاذ اللہ اس عقل کے دشمن کو کوئی پوچھے کہ جب جھوٹ صادر ہونا مان لیا گیا تو
تاویل کا کیا مطلب اور تاویل فائدہ کیا پہچاے گی ؟
اور جب تاویل واجب مانی جارہی ہے تو جھوٹ اور صدور گناہ تمہارے بیمار ذہین
کی پیداوار نہیں ؟
لیکن چونکہ یہ بات تمہارا مسلمہ ہے تو آؤ ہم تمہیں تمہارے گھر تک چھوڑ آئے
تمہارا ایک بڑا اکرام الحق، توضیح العقائد فی حل شرح العقائد ص 452 پر شرح عقائد
کی ایک عبارت کا ترجمہ کرتے ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی تو انبیاء سے جو ایسی

باتیں منقول ہیں جو کذب یا معصیت پر دلالت کرتی ہیں تو جو بطریق آحاد منقول ہیں وہ تو مردود ہیں اور جو بطریق تواتر منقول ہیں ان کو ان کے ظاہر سے پھیر دیا جائے گا اگر ممکن ہو ورنہ ترک اولی پر یا اس کے قبل البثت ہونے پر محمول کیا جائے گا اور اس کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔

نوٹ۔۔۔۔توضیح العقائد والے بڑی کتابوں کی نشاندہی کرتے ہوئے، اسی عبارت کی شرح کے آخر میں لکھتے ہے جیسے شرح مواقف، شرح عقائد قاضی عیاض کی شفاء کتاب

شرح عقائد کی اس عبارت کی شرح میں لکھتے ہے شارح فرماتے ہیں کہ مذکورہ تقریر سے انبیاء علیہم السلام کی عصمت ثابت ہو گئی تو اب وہ باتیں جو انبیاء سے متعلق ہیں جو کذب اور معصیت پر دلالت کر رہی ہیں ان کے بارے میں شارح فرما رہے ہیں کہ اگر وہ خبر احاد کے طریقہ سے منقول ہیں تو مردود ہیں کیونکہ انبیاء کی طرف معصیت کی نسبت کے مقابلہ میں راویوں کی طرف خطا اور کذب کی نسبت کرنا اولی ہے اور اگر وہ تواتر کے طریقہ سے منقول ہیں تو پھر ان کو ظاہر سے پھیر دیا جائے گا اگر ممکن ہو ورنہ اس میں دو تاویلیں کی جائے گی۔۔۔الخ

دیوبندیوں کے استاذ بھی ساجد کے اصول سے وقوع کذب کے قائل نکلے

استاذ دار العلوم دیوبند مجیب اللہ قاسمی اپنی کتاب " بیان الفوائد فی حل شرح عقائد

حصہ دوم ص ۱۹۰ پر لکھتے ہے

یعنی جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرات انبیاء نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم ہیں تو انبیاء السلام سے متعلق جو ایسی باتیں منقول ہیں جو کذب اور معصیت پر دلالت کرتی ہیں اگر وہ خبر واحد کی طریق سے ہیں تب تو قابل رد ہیں کیونکہ انبیاء کی طرف معصیت کی نسبت کے مقابلہ میں راویوں کی طرف کذب اور خطا کی نسبت اولی ہے اور اگر تواتر سے ثابت ہے تو اگر تاویل ممکن ہو تو تاویل کی جاے گی ورنہ اس کو خلاف اولی پر محمول کیا جاے گا مثلا کواکب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "ھذا ربي" کہنا قرآن نے بیان کیا ہے اس لئے یہ قابل رد نہیں بلکہ اس کی تاویل کی جاے گی۔۔الخ

لیجئے ہم نے وہ ہی عبارات ساجد کے گھر سے بھی ثابت کردی جو ساجد کے نزدیک انبیاء اکرام علیھیم السلام بلکہ اللہ تعالی کے وقوع کذب کو مستلزم ہیں اور وقوع کذب کا قائل ساجد کے نزدیک بھی کافر دیکھو دفاع اہل سنت ص 269 لہذا ثابت ہوا کہ ساجد کے نزدیک نہ صرف مجیب اللہ قاسمی، مصنف توضیح العقائد فی حل شرح العقائد کافر بلکہ صاحب شرح مواقف، شرح عقائد، صاحب شفا شریف اور حضرت عبدالحق محدث دہلوی بھی کافر معاذ اللہ اور انھے اپنا بڑا مان کر خود ساجد بھی کافر کیونکہ مرتضی در بھنگی نے اپنی کتاب اشعد العذاب (ص ۲) میں تصریح کی کے کافر کے کفر میں شک کرنے

والا کافر ہے

نوٹ، عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمہ تکمیل الایمان انبیاء کی لغزشیں عنوان کے تحت قریب قریب ایسا کچھ فرما چکے ہے

پھر بیاں الفوائد والا کی عبارت ساجد ذرا باغور دیکھے وہ لکھتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ھذا ربی کہنا قرآن نے بیان کیا ہے۔۔۔۔اس کی تاویل کی جاے گی

اب ساجد اپنے خانہ زاد اصول (تاویل گناہ کے صدور کو مستلزم ہے) کو مدں ظر رکھ کر بتائے کہ حبیب اللہ قاسمی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مرتکیب شرک مانا کہ نہیں؟ معاذاللہ ثمہ معاذاللہ

دیکھا آسمان پر تھونکنے کا انجام

اگر تمہارے اس خانہ زاد اصول پر بحث کو طول دیا جائے تو کئی جلدیں تیار ہو جاے لیکن ہم اختصار کے پیش نظر مزید دو حوالہ جات پر اکتافہ کرے گے

ساجد اپنی نام نہاد دفاع اہل سنت کے ص 757 پر ایک حدیث نقل کرتا ہے

* حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین جھوٹ بولے *

ص 758 پر لکھتا ہے خود نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے ایک جلیل القدر نبی کیلئے "کذب" کا لفظ دیکھا دئے ہیں

اس کے کچھ پہلے لکھتا ہے چونکہ جھوٹ میں توریہ، معارض وغیرہ بھی شامل ہیں جن کا صدور انبیاء سے ہوا

اس عبارات کا حاصل یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے حدیث شریف میں جو لفظ کذب آیا ہے اس کی تاویل توریہ، معاریض سے کرتا ہے۔

اور خنجر رضا۔۔۔کے ص 7 پر لکھتا ہے کونسے جھوٹ صادر ہوئے جو تاویل کرنا واجب ہے ؟جس کا واضح مفوہم یہ ہوا کہ تاویل واجب تب ہوگی جب جھوٹ صادر ہونا مان لیا جائے اور دفاع کے مذکورہ بالا عبارت میں خود کذب کی تاویل توریہ سے کر رہا ہے یعنی ساجد کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جھوٹ کو صدور ہوا تھا۔

نوٹ۔۔۔۔جاء الحق و تفسیر نعیمی کی اسی عبارت پر ساجد کی برادری کے ایک نام نہاد مناظر ابوایوب نے بھی ایسا ہی تبصرہ کیا ہے بلکہ ساجد نے جو دبے لفظوں میں کہا اسے ابوایوب نے کھل کر کہا ہے وہ کہتا ہے۔

یہ تو جائز نہیں بلکہ وقوع بھی مان رہے ہیں (دفاع ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس ص ۷۷)

۲۔۔۔۔ساجد اور ایک درجن دیوبندی نام نہاد مناظرین و محققین کی مصدقہ کتاب داستان فرار کے ص ۴۹ پر "عبارات کا اختلاف" عنوان کے تحت عبدالحاد قاسمی لکھتا ہے " (دیوبندیوں) کی وہ عبارات جو احمد رضا نے حسام الحرمین میں نقل کی ہیں اسی لئے یہ حضرات ہمیشہ سب سے پہلے مناظروں میں انہیں عبارات کو زیر بحث

لانے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں عبارات کی بنیاد پر اہل سنت کی تکفیر کرتے ہیں، اور ان میں صاحب عبارات کی کوئی بھی تاویل و توجیہ سننے کیلیئے تیار نہیں ہوتے۔

گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

عبد الحاد قاسمی کہے رہا ہے کہ بریلویوں کو ہماری جن عبارات پر اعتراض ہیں ہم (دیوبندی) اس کی * تاویل کرتے ہیں * پر بریلوی سنتے ہی نہیں، اور ساجد اس کتاب پر تقریظ لکھ کر اس کی تائید کر رہا ہے

قطع نظر اس سے کہ دیوبندی اپنی عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ان عبارات غلیظہ کے متعلق اب تک کہتے آئے تھے کہ یہ عبارات بے غبار ہے پر ساجد اینڈ کمپنی نے ان دیوبندیوں کے جھوٹ کو بیچ چوراہے پر لا کر یہ مان کر ننگا کر دیا کہ عبارات میں ہم تاویل کرتے ہیں اور تاویل کی ضرورت وہی پیش آتی ہیں جس کا ظاہر خراب و نادرست ہو دوسرا یہ کہ ساجد کا اصول ہے کہ * تاویل گناہ، کذب کے صدور کو مستلزم ہے * لہذا ساجد کے اصول سے لازم ایا کہ ساجد کے اکابر سے کفر سرزد ہوا تھا جس کی تاویل دیو کمپنی کرتی آرہی ہے۔

پھر ساجد نے امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت علیہ رحمہ کی الکوکبتہ الشہابیہ سے یہ عبارت پیش کی * حضرات انبیاء اکرام کا کذب ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے اس فتوی مفتی احمد یار خان کافر ہوا

جواباً عرض ہے امام اہل سنت یہاں پر اسمعیل دہلوی کی اس عبارت پر فتوی نقل کر رہے جس سے وقوع کذب لازم آتا ہے یہ رہی امام اہل سنت کی پوری عبارت * اس کے جواب میں شخص مذکور (اسماعیل دہلوی) نے وہ کفری بول بولا کہ "اگر اللہ تعالی قرآن مجید دلوں سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی" یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں۔۔۔الخ * اس کے بعد امام اہل سنت نے شفاء شریف کی مذکورہ بالا عبارت نقل کی خلاصہ کلام یہ کہ امام اہل سنت نے جو فتوی وقوع کذب لازم آنے پر نقل کیا تھا ساجد نے اسے انبیاء اکرام کے کذب ممکن بالذات ہونے پر چسپاں کر دیا۔

کیا اسی کا نام دیانت ہے؟ کیا یہ ہی خدا خوفی ہے؟

ایسی کتر بیونت سے تم اہل حق کا تو کیا بگاڑ لو گے ہاں بھولے بھالے عوام کا عقیدہ اور اپنی خراب ہوئی اخیرات ضرور خراب کرو گے

۲۔۔۔اتنی ذلت ملنے کے بعد بھی تمہارے ہوش ٹھکانے نا آئے اور تم ہمیشہ کی طرح ایران توازن کرتے ہوئے وہی مرغے کی ایک ٹانگ پر کھڑے رہے کر یہ راگ الاپوں کے نہیں یہ فتوی انبیاء اکرام کے کذب ممکن بالذات ہونے پر ہی نقل کیا گیا ہے تو ہم تمیں یہاں بھی تمہارے گھر تک چھوڑ آئے ہیں۔

کیونکہ امام اہل سنت یہاں پر شفاء شریف سے ناقل ہے اور شفاء شریف تمہارے بھی مسلمات میں سے اور تمیں ضد ہے کہ یہاں پر فتوی محض عقلی امکان کی بنا پر ہے تو سنو انبیاء اکرام کا کذب ممکن عقلی تمہیں بھی تسلیم جیسا کہ اس کا اقرار تم نے دفاع ۔۔۔ص ۳۲۰ پر یوں کیا ہے اسی طرح تمام انبیاء اکرام علیہم السلام کے اندر غلط بات کہنے کی اللہ نے قدرت رکھی ہے۔

لو اپنے دام میں صیاد آ گیا؟

اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ کیا تم اپنی فراڈ بازی تسلیم کر کے کذاب اعظم بننا پسند کرتے ہو یا فتوی کذب کے ممکن ہونا مان کر کافر ہونا؟

رہی حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمہ کی تو انبیاء اکرام علھیم السلام کا کذب ممکن عقلی پر ہمارا کوئی فتوی نہیں اور حضرت کی جاء الحق کی جس عبارت سے تم نے وقوع کذب ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی وہ تمہارے گلے کا چھچھوندر بن گئی، اگلے تو اندھے ہو جاوگے نکلے تو مر جاوگے

حضرت اور اہل سنت کا دامن تمہارے لگائے گئے الزام ناپاک سے پاک ہے

الحمدللہ

کیا کذب ممکن بالذات ہے جیسے وہابیہ کا دعوی ہے یا محال بالذات جیسے اہل سنت کا عقیدہ ہے تو آیئے ہم ائمہ علم الکلام کی کتب سے اسے دیکھتے ہیں پھر ہم دیابنہ کی کتب

سے بھی ثابت کرے گے کہ کذب محال بالذات ہے۔

ا۔۔شرع مواقف مطبوعہ نول کشور ص604 پر ہے

تفریع علی ثبوت الکلام للہ تعالی و ھو انہ یمتنع علیہ الکذب اتفاقا۔۔الخ

یعنی تمام اہل سنت و جماعت کا اتفاق و اجماع ہے کہ اللہ تعالی پر جھوٹ محال ہے۔

۲۔۔شرح مقاصد مبحث کلام میں ہے (جلد۲ص104)

الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء و ھوعلی اللہ تعالی محال

جھوٹ باجماع علماء محال ہے کیونکہ جھوٹ یہ اتفاق عقل مندان اہل سنت کے نقص ہے اور وہ اللہ تعالی پر محال ہے۔

۳۔۔۔شرح عقائد نسفی میں ہے

کذب کلام اللہ تعالی محال

ترجمہ۔۔۔الہی کا کذب محال ہے۔

۴۔۔۔شرح السنوسیہ میں ہے

الکذب علی اللہ تعالی محال لانہ دناءۃ

اللہ تعالی پر کذب محال کہ وہ کمینہ پن ہے۔

۵۔۔

شرح طوالع الانوار میں ہے

الکذب علی اللہ تعالی محال

اللہ تعالی کا کذب محال ہے۔

قارئین اکرام دیکھا آپ نے کذب کے محال ہونے پر ائمہ علم کلام کی کتب میں بے شمار تصریحات موجود ہیں اور ایک وہابی ہے جو اپنا اختراعی مذہب پر عوام کو چلانا چاہتے ہیں۔

ہو سکتا ہے ساجد ان عبارات پر کہے دے کہ یہاں محال سے مراد محال بالغیر ہے۔

تو جواباً ہم کہے گے کہ یہاں پر محال مطلق بولا گیا ہے اور قائدہ ہے "المطلق اذا اطلق یراد بہ الکامل " مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوگا اور اس سے فرد کامل مراد ہوگا بنا دلیل و قرینہ اس کی تخصیص جائز نہیں اگر ساجد بھول جائے تو ہم اس کو اس ہی کی مصدقہ کتاب داستان فرار کے درشن کروادیتے ہے وہاں پر ہے۔

یہ تاویل قواعد و ضوابط کے بھی خلاف ہے کیوں کہ آپ کے کچھو چھوی نے بغیر کسی قید کے مطلق ممکن لکھا ہے اور مشہور قاعدہ ہے کہ "المطلق اذا الطلق یراد بہ الفرد

الکاھل اس لئے یہاں بھی مطلق ہونے کی وجہ سے ممکن کا فرد کامل ہو گا۔۔۔الخ

داستان فرار ص146

نوٹ اس کتاب پر ساجد کی تقریظ ص ۳۲ سے ۳۷ تک موجود ہے۔

اور دیوبندی اصول ہے کتاب کی پوری پوری ذمہ داری مقرظ پر عائد ہوتی ہے۔۔
سفید و سیاہ پر ایک نظر ص 35,34

لہذا داستان فرار کے اصول سے ساجد کو فرار نہیں تو ساجد کے اصول سے بھی ان ائمہ اکرام کی عبارات میں محال سے مراد محال بالذات ثابت ہوا الحمد للہ

لیکن چونکہ ہم کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتے لہذا ائمہ اکرام کی کتب سے ہم کذب کے مقدور نا ہونے کی صراحت بھی پیش کئے دیتے ہیں۔

ا۔۔۔۔عقائد العضدیہ ص 73

قلت : الکذب نقص والنقص علیه محال، فلا یکون من الممکنات ولا تشمله القدرة الخ (بلفظه)

یعنی میں کہتا ہوں کہ جھوٹ نقص ہے اور نقص اللہ تعالی پر محال ہے پس ممکنات میں سے بھی نہیں اور نہ قدرت خدا میں شامل ہے۔

۲۔۔۔شرح عقائد جلالی میں ہے

قلت : الکذب نقص والنقص علیه تعالی محال فلا یکون من

الممکنات ولا تشمله القدرة کسائر وجوه النقص علیه تعالی کالجهل والعجز۔

یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال ہے۔ تو کذب ممکنات الہیہ سے نہیں اور نہ اللہ تعالی کی قدرت اسے شامل ہے۔ جیسے تمام اسباب مثل جہل اور عجز کے یعنی سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج۔

۳۔۔۔علامہ ابوالبرکات نسفی حنفی اپنی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں۔

لا یوصف الله تعالے بالقدرة علے الظلم والسفه والکذب لات المحال لا یدخل تحت القدرة۔

اللہ تعالے ظلم وسفہ وکذب پر قدرت کے ساتھ موصوف نہ ہوگا۔ اس لئے کہ محال تحت قدرت داخل نہیں۔

۴۔۔علامہ جلال فرما چکے:

الکذب علیه تعالی محال لا تشتمله القدرة۔

اللہ تعالی کا کذب محال ہے قدرت الہی میں داخل نہیں۔

حوالہ:: الدوانی علی العضدیۃ۔۔۔، مطبع مجتبائی دہلی ص 73

۵۔۔۔شرح مواقف

المزداریة هو ابوموسی عیسی بن صبیح المزادر هذا لقبهُ من باب ا

لافتعال من الزيارة وهو تلميذ بشر اخذ العلم منه وتزهد حتى سمى راهب المعتزلة قال الله تعالى قادر على ان يكذب او يظلم ولو فعل لكان الها كاذبا ظالما تعالى الله عما قاله علوا كبيرا۔

شرح مواقف

فرقہ مزداریہ۔ مزدار ابو موسے عیسے ابن صبیح کا لقب ہے۔ یہ لفظ زیارت کو باب افتعال میں لاکر بنایا گیا۔ یہ شخص بشر کا شاگرد ہے استاذ سے علم حاصل کر کے زاہد بنا یہاں تک کہ راہب معتزلہ کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کا قول ہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بولنے اور ظلم کرنے پر قادر ہے اور اگر ایسا کرے گا تو خدائے کاذب و ظالم ہو گا۔ برتر ہے اللہ تعالی اس سے جو اس مردود نے کہا بہت برتر۔

لیجیے ہم نے ائمہ علم الکلام کی کتب سے کذب کا تحت قدرت نا ہونے کی صراحت بھی دیکھا کر ساجد و دیوبندیوں کے تمام دروازے بند کر دیئے لہذا جس کے سینے میں دل اور اس دل میں ایمان کے نور کی ہلکی سی کرن بھی ہو وہ ضرور باضرور کہہ اٹھے گا کہ دیوبندیوں کے عقائد باطلہ کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں

شرح مقاصد جلد ۲ ص ۱۵۵ المبحث الخامس، التکلیف مالا یطاق دار النعمانیہ لاہور میں ہے جہل اور جھوٹ اللہ تعالی پر محال ہے

ایسا ہی عقائد العضدیہ ص 73 پر مسائرہ ص ۳۹۳ پر، شرح عقائد جلالی ص 66, 67 پر و دیگر علم الکلام کی کتب میں تصریح ہے دیوبندی جواب دے ان عبارات میں ۲ چیزیں محال بتائی گئی ہے اکذب ۲جہل تو کیا تم جہل کو بھی محال بالغیر مانتے ہوں ؟؟؟

ہاں تو تمہاری کتب میں علم کو صفت ذاتی بتایا گیا اور صفت ذاتیہ ان صفات کو کہتے ہیں کہ ذات ان کی ضد کے ساتھ موصوف نا ہو سکے، عقائد اسلام، مولانا ادریس صاحب کاندھلوی ص 27

لہذا ثابت ہو گا کہ تم علم کی ضد جہل سے ذات خداوندی کو موصوف مانتے ہوں اس صورت میں علم کو ممکن ماننا لازم اے گا بالفظ دیگر علم کے قدیم ہونے کے منکر ہوگے اور ایسے ہی کے متعلق فتاوی عالمگیری جلد ۲ ص ۲۶۲ میں ہے جو علم خدا کو قدیم نا مانے وہ کافر ہے اور ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے۔

اگر کہوں کہ نہیں ان عبارات میں محال سے مراد محال بالذات ہے تو ہم بتا چکے کہ یہاں پر کذب کا بھی ذکر موجود ہے لہذا ثابت ہوا کہ کذب بھی محال بالذات ہے۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ ساجد جہل ممکن مان کر عالمگیری کے فتوی سے کافر ہونا پسند کرتا ہے یا دیوبندی دھرم پر لعنت بھیجتے ہوئے کذب کا محال بالذات مانتا ہے؟

تنقید متین ص 138 پر ہے اہل بدعت ان (امکان کذب) کے بارے میں وہ نظریہ رکھتے ہیں جو معتزلہ خوارج منطقہ اور فلاسفہ وغیرہ کا ہے اور اہل سنت

والجماعت ان باطل فرقوں کے مسلک کے بلکل برعکس عقیدہ رکھتے ہیں۔

2... سیف یمانی صفہ 89 پر کذب پر عدم قدرت کو معتزلہ کا مذہب بتایا گیا۔

۳۔۔اسی طرح تذکرۃ الخیل ص 154 پر کذب پر عدم قدرت کو معتزلہ کا مذہب بتایا گیا۔

۴۔۔۔دفاع اہل سنت ص ۲۸۸ پر کذب پر عدم قدرت کو معتزلہ کا مذہب بتایا گیا۔

۵۔۔۔المہند ص 78 پر ہے اس معاملہ میں ہماری (دیوبندی) ان (سنی) کی مثال معتزلہ اور اہل سنت سی ہے۔

یہاں بھی کذب کا تعلق قدرت سے سہی نا ہونے کو معتزلہ کا مذہب بتایا۔

ویسے تو اس موضوع پر لکھی تقریبا ہر کتاب میں دیوبندی نے کذب کے مقدور نہ ہونے کو معتزلہ کا عقیدہ بتا کر سنیوں کو ان کا ہم عقیدہ بتایا جس کا محاصل یہ ہے کہ سنی (بریلوی) اس عقیدہ میں معتزلی ہے بالفظ دیگر بریلویوں کا عقیدہ اہل سنت والا نہیں، اب آیئے دیکھتے ہیں اس میں کتنی سچائی ہے یا یہ بھی دیوبندیوں کے گلے کا چھچھوندر ثابت ہوتا ہے نہ نگلے بنے نہ اگلے

مواقف مع شرح المواقف المقصد السابع بحث انہ تعالی متکلّم منشورات الشریف الرضی قم ایران ۸/۱۰۰،۱۰۱ میں ہے

انه تعالی یمتنع علیه الکذب اتفاقاً اما عند المعتزله فلان الکذب قبیح وھو سبحانه لا یفعل القبیح و اما عندنا فلائه نقص والنقص النقص علی الله محال اجماعاً

اہل سنت و معتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالی کا کذب محال ہے، معتزلہ تو اس لئے محال کہتے ہیں کہ کذب برا ہے اور اللہ تعالی برا فعل نہیں کرتا اور ہم اہل سنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالی پر محال

۲۔۔۔امام فخرالدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں آیت فلن یخلف اللہ عھدہ کے تحت اس مسئلہ میں معتزلہ واہل سنت کا اتفاق ذکر کیا ہے۔

۳۔۔۔مسلم الثبوت ص ۱۱۰ الطبع انصاری دہلی میں ہے۔

اختصار کے پیش نظر ترجمہ پر اکتفاء کیا جارہا ہے

معتزلہ نے اہل سنت سے کہا اگر حکم عقلی نا ہو تو اللہ تعالی کا کذب محال نا رہے حالانکہ اسے ہم تم بلا اتفاق محال عقلی مانتے ہیں اہل سنت نے جواب دیا کذب اس لئے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے تو واجب ہوا کہ اللہ تعالی کو اس سے منزہ مانے اس عقلی ہونے پر تمام عقلا کا اجماع ہے وجہ یہ ہے کہ کذب الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالی کے حق میں عیب ہے اور اس کی شان میں محال عقلی

دیوبندیوں کے نزدیک اس مسئلہ میں بریلویوں کا وہ ہی نظریہ ہے جو معتزلہ کا اور ائمہ علم کلام کے نزدیک معتزلہ کا وہ ہی نظریہ ہے جو اہل سنت کا، نتیجہ نکلا کہ کذب کے مقدور نہ ہونے میں تینوں بریلوی، معتزلی، اہل سنت ایک ساتھ ہے لہذا اب دیوبندی یہ گتھی سلجھانے کہ بریلوی اہل سنت کا نظریہ رکھ کر اہل سنت کے مخالف کیونکر ہو گئے ؟؟

یا دیوبندی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ائمہ علم کلام بھی معتزلہ کے ہم نوا وہم عقیدہ ہو کر معتزلہ ہو گئے اور وہ بھی اہل سنت سے خارج ہے اور یہ مٹھی بھر دیوبندی اور معتزلہ کا ایک فرقہ مزدار یہ جو اس عقیدہ کا بانی بھی ہے وہ ہی اہل سنت ہے ؟؟؟ معاذ اللہ

اب اگر ساجد ہمیشہ کی طرح اپنی نیا ڈوبتی دیکھر کہے دے کہ ائمہ علم الکلام اس لئے اہل سنت سے خارج نہیں کہ وہ کذب کو محال بالغیر مانتے ہے (اس فریب کی نقاب کشائی پچھلے صفحات پر خوب کی جا چکی) تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا معتزلہ بھی محال بالغیر مانتے ہیں ؟؟

ناتو جو عبارات ہم نے ابھی ذکر کی اس کا کیا مطلب ؟

ہاں تو معتزلہ اور بریلویوں کا ایک ہی عقیدہ بتا کر کیا ہر چھوٹے بڑے دیوبندی نے اب تک کذب بیانی سے کام لیا تھا ؟؟

ہاں تو اپنا اور اپنے بڑوں کا کذاب ہونا مبارک ہوں ناتو کھل گیا دیوبندی ائمہ کو اہل

سنت سے خارج مانتے ہیں۔

اسے کہتے ہے دیوبندی کے گلے میں چھچھوندر

ویسے تمہاری محال بالغیر کی تاویل کی ہم نے اوپر خوب خبر لے لی لیکن یہاں بھی مختصر بیان کیئے دیتے ہیں کہ تاکہ تمہارے سارے سوارخ بند جائے ہم نے اب تک کتب علم الکلام سے کذب کے محال بالذات ہونے پر متعدّد دلائل نقل کئے لیکن آخر ذکر دلیل پر ہم مختصر سا تبصرہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ حق کے متلاشی کو حق تک پہنچنے میں مدد ملے اور ساجد جیسے کذاب اعظم کے سارے طباق روشن ہے جائے۔

مسلم الثبوت کی عبارت سے حاصل ہونے والے فوائد

ا۔۔۔معتزلہ نے اہل سنت سے کہا اگر حکم عقلی نہ ہو تو اللہ تعالی کا کذب محال نہ رہے حالانکہ ہم تم اسے بلا اتفاق محال عقلی مانتے ہیں۔

دیوبندی اصول ہے کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کئی بھی رد نا کرنا بلکہ اس سے استدلال و احتجاج کرنا حقیقتہً اس کی تصیح ہے سرفراز خان صفدر، سماع موتی ص 364,363

۲۔۔فتوحات صفدر جلد ۲ ص 84 پر ہے جب ثنا اللہ امرتسری نے اس تعریف کو نقل کر کے اس کی تردید نہیں کی تو گویا انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ تقلید کی تعریف یہ ہی ہے لہذا دیوبندی اپنے اصول کی روشنی میں بتائے کہ مسلم الثبوت میں معتزلہ سے جو

قول نقل کیا گیا وہ صاحب مسلم الثبوت واہل سنت کو کیونکر تسلیم نہیں ہو سکتا؟؟؟

کیا صاحب مسلم الثبوت یا اہل سنت میں سے کسی نے اس سے انکار یا رد کئی کیا ہے ؟؟ کیا ہے تو اس کا پتہ دیا جائے نہیں کیا تو اقرار کیا جائے بعد اقرار ثابت ہو گا کہ معتزلہ کا یہ کہنا نہ صرف اہل سنت کو تسلیم بلکہ اب خود ساجد و دیوبندیوں کا بھی مسلمہ ہوا بعد اس کے آتے ہے اس جملہ کہ اس ٹکڑے سے ثابت شدہ بات کی طرف لہذا اس جملہ سے تین باتیں ثابت ہوئی

ا۔۔۔حکم عقلی نا ماننے تو اللہ تعالی کا کذب محال نا رہے

۲۔۔۔۔۔کذب محال عقلی ہے

۳۔۔۔کذب کے محال عقلی ہونے میں معتزلہ اور اہل سنت کا اتفاق ہے

ا۔۔حکم عقلی نا ماننے تو۔۔۔الخ

اس کا واضح مطلب ہو تا کہ کذب کا محال عقلی نا ماننا ممکن الوقوع ماننے کو مستلزم ہے بالفظ دیگر محال بالغیر ماناممکن الوقوع کو مستلزم ہے اور دیوبندیوں کا ایک قول کذب کو محال بالغیر ماننے کا ہے (اور ایک کذب کے وقوع کا) جو اس جملہ سے ممکن الواقع قرار پایا تو بتایا جائے کہ جب تمہارا مذہب ممکن الوقوع کا ہوا تو کذب کے وقوع کو محال کس منہ سے کہتے ہو؟؟؟

۲۔۔کذب محال عقلی ہے

محال عقلی تحت قدرت نہیں ہوتا۔

ا۔۔امام یافی فرماتے ہیں

جمیع المستحیلات العقلیۃ لا یتعلق للقدرۃ بھا

تمام محالات عقلیہ کے ساتھ قدرت کا تعلق نہیں ہوتا

دیوبندیوں کو بھی تسلیم محال عقلی تحت قدرت نہیں ہوتا

۲۔۔۔ماہنامہ الامداد لاہور جنوری ۲۰۲۰ کے صحفہ 42 پر بھی محال عقلی کو تحت نہیں مانا گیا

۳۔۔۔انوارت صفدر جلد دوم ص 423 پر بھی محال عقلی کو تحت قدرت نہیں مانا گیا

عبارت یہ ہے

شرح فقہ اکبر میں ہے" و منھا لا یوصف اللہ تعالی بالقدرۃ علی الظم الخ ظلم پر قادر نہیں معلوم ہوا کذب پر بھی قادر نہیں ہیں

جواب "ظلم کا تحقق اللہ تعالی سے عقلا ممکن ہی نہیں یہ محال ہے تو اس کا امکان بھی عقلا ممتنع ہوا۔۔الخ

نوٹ یہاں بھی شرح فقہ اکبر کی عبارت ظلم کا تعلق قدرت سے درست نہیں کی تائید ظلم کو محال عقلی کہے کر کی گئی ہے جو اس کی کھلی دلیل ہے کہ محال عقلی کا تعلق قدرت سے نہیں ہوتا بالفظ دیگر محال عقلی تحت قدرت نہیں ہوتا۔

خود ساجد کو بھی یہ بات تسلیم ہے۔

محدث اعظم ہند سید کچھوچھوی علیہ رحمہ کی ایک عبارت پر دیوبندی ننھے منھے مناظر عبد الحاد قاسمی کی طرف سے کئے گئے ایک اعتراض کے جواب مناظر اسلام مولانا مطیع الرحمن صاحب قبلہ نے دیتے ہوئے محال عقلی کی تعریف بیان کی جو دیوبندیوں کی دستان فرار کے ص 144 پر نقل کی گئی وہ یہ ہے محال عقلی، یعنی جس کا عدم عقلا ضروری ہو جیسے اللہ تعالی کا فنا ہونا۔

اب اس تعریف سے پوری کتاب میں نہ بزم خویش مناظر عبد الحاد قاسمی نے اور نہ مقریظین نے کوئی اختلاف کیا جس میں ساجد بھی شامل، اور کسی بات کو نقل کر کے اس پر اعتراض نہ کرنا اس کو تسلیم کرنا ہوتا ہے اس پر حوالہ جات اوپر گذر چکے لہذا ثابت ہوا کہ محال عقلی کی مذکورہ بالا تعریف ساجد کا بھی مسلمہ ہوئی جس کا نتیجہ نکلا کہ ساجد کو بھی تسلیم کئے بنا چارہ نہیں کہ ائمہ علم کلام کی کتب میں کذب کے تحت قدرت ہونے کی نفی ہے۔ پھر اہل سنت نے جو جواب معتزلہ کو دیا وہ بھی کمال پر کمال ہے بلکہ ایک ایک جملہ وہابیت کش ہے، اہل سنت کا جواب یہ ہے۔

کذب اس لئے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے تو واجب ہوا کہ اللہ تعالی کو اس سے منزہ مانے اس کے عقلی ہونے پر تمام عقلا کا اجماع ہے وجہ یہ ہے کہ کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالی کے حق میں عیب ہے اور اس

کی شان میں محال عقلی

مذکورہ بالا عبارت کے فوائد

۱)کذب اس لئے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے۔۔۔الخ

سبحان اللہ معتزلہ کا کذب کو محال عقلی کہنے پر اہل سنت کا اس کو رد نہ کرنا ہی کافی تھا پر وہ تو اسے کذب اس لئے محال عقلی ہوا کہہ کر مہر لگا رہے ہے جس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کذب کے محال عقلی ہونے پر معتزلہ اور اہل سنت کا اتفاق ہے اور محال عقلی تحت قدرت نہیں ہوتا پچھلے صفحات میں دلائل گذر چکے حالانکہ اس کے ثبوت میں ساجد اور دیوبندی کمپنی کا یہ اقرار بھی کافی تھا کہ معتزلہ کذب کو تحت قدرت نہیں مانتے

۲)اس کے عقلی ہونے پر تمام عقلاء کا اجماع ہے۔۔الخ

لیجے ہم نا کہتے تھے کہ دیوبندی اور عقل میں خدا واسطے کا بیر ہے۔

۳)کذب الوہیت کی ضد ہے۔

ساجد جواب دے کیا الوہیت کی ضد ممکن ہے ؟

ہاں تو آلہ بھی ممکن ہوا تو پھر خدا تعالی واجب الوجود نہ رہا نعوذ باللہ

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ساجد کذب کو ممکن مان کر خدا تعالی کے واجب الوجود ہونے کا منکر ہو کر کافر ہوتا ہے یا کذب کے محال عقلی ہونے کا اقرار کر کے خود اور دیوبندیت کے فتوی سے خدا کی قدرت کا منکر ؟

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	ازقلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفیٰ آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفرنامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد1)	ازقلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	ازقلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	ازقلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	ازقلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	ازقلم محمد ساجد مدنی
عبدالسلام نامی علما و مشائخ	ازقلم (مفتی) غلام سبحانی ناؔزش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	ازقلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت واہمیت	ازقلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق وعمر	ازقلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	ازقلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری وفنی جائزہ	ازقلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں	ازقلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	ازقلم فیصل بن منظور
اللہ ورسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	ازقلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (5 حصے)	از قلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	از قلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	از قلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	از قلم محمد اویس رضا عطاری رضوی
تعارف شرف ملت	از قلم ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
اہل باطل کا تحریری رد کیوں ضروری ہے؟	از قلم کبیر احمد شیخ

روزے کے متعلق عوامی غلط فہمیاں	از قلم محمد عبد السبحان عطاری مدنی
مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں	از قلم مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی

DONATE ♥

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.
Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog
Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**
E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in
E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.
Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

مسئلہ امکان کذب
اور دیوبندیوں کی چالبازیاں

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)